جموں و کشمیر

میں

زرعی اصلاحات

حکیم امتیاز حسین

بار اوّل :- ۳۰۰۰

ملنے کا پتہ :- علی محمد اینڈ سنز بکسلر بڈشاہ چوک سری نگر

طباعت :- شاہین پریس سرینگر

قیمت :- ۵ روپیہ فی کتاب

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ حکیم امتیاز حسین
نے محکمہ مال کے عملہ و کسان بھائیوں کی آسائش کے
لئے جموں و کشمیر زرعی اصلاحات قانون کا اردو
ترجمہ کیا ہے میں اُن کی محنت کو سراہتے ہوئے یہ اُمید
کرتا ہوں کہ قانون ہٰذا کا اردو ترجمہ ہمارے کسان
بھائیوں اور محکمہ مال کے عملہ کے لئے مفید ثابت
ہوگا ۔

(مرزا محمد افضل بیگ)

پیش لفظ

سال ۱۹۷۶ء میں زرعی اصلاحات قانون وضع ہونے کے فوراً بعد راقم نے اس قانون پر انگریزی زبان میں تبصرہ شائع کیا تھا جو پسند فرمایا گیا۔ اس سلسلہ میں جن حضرات نے میری حوصلہ افزائی فرمائی میں اُن کا تہہ دل سے مشکور و ممنون ہُوں۔ یہ اُن کی نیک خواہشات کا نتیجہ ہی ہے کہ میں نے اس انقلابی قانون کا اردو ترجمہ تحریر کرنے کا ارادہ کر لیا اور اس میں کامیاب ہُوا۔

زیر نظر کتاب زرعی اصلاحات قانون کا مکمل اردو ترجمہ ہے۔ ترجمہ کو آسان زبان میں پیش کیا گیا ہے تاکہ بیشتر عوام جو اردو خواندہ حضرات ہی ہیں اس قانون سے واقف ہو سکیں۔

اس کتاب کی تمہید میں ریاست میں زرعی اصلاحات کی تاریخ اور زرعی اصلاحات کے اس نئے قانون کے بُنیادی باتوں کو اُجاگر کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

آسان اور مختصر الفاظ میں اس قانون کے اہم احکامات کو پیش کیا گیا ہے تاکہ عام لوگ بھی اسے بہ آسانی سمجھ سکیں۔

میں جناب مرزا محمد افضل بیگ صاحب نائب وزیر اعلےٰ کا بے حد مشکور ہوں کہ جنہوں نے اپنے پیغام سے میری اس کوشش کو نواز کر میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

میں جناب غلام مصطفےٰ خان صاحب ڈویژنل کمشنر و لینڈ ریفارمز کمشنر کا بھی ممنون ہوں جنھوں نے اس کتاب کے لئے تعارف تحریر فرمایا۔

وہ تمام حضرات خصوصی طور شکریہ کے مستحق ہیں جنھوں نے اس کتاب کی تحریر و ترتیب میں رہبری فرمائی۔

حکیم امتیاز حُسین

۲۶۔ گوگجہ باغ۔
سرینگر۔

ریاست جموں وکشمیر میں زرعی اصلاحات کی تاریخ سال ۱۸۴۶ء سے شروع ہوتی ہے، کہ جب مہاراجہ گلاب سنگھ نے برطانوی سرکار سے اس جنت بے نظیر کو یہاں کے سادہ لوح اور بدنصیب لوگوں کے سمیت مبلغ ۷۵ لاکھ روپیہ نانک شاہی کے عوض خریدا۔ اس طرح وادی کشمیر مہاراجہ کی ملکیت بن گئی اور اسی بنا پر اُس وقت سے وادی کی ساری اراضی کی ملکیت فرماں روائے وقت کی ہوئی قرار پائی ہے۔ وادی کشمیر میں قابضان زمین "اسامیاں" کے نام سے پکارے جانے لگے۔ اور فرماں روائے وقت پر کاشت کنندگان سے جنسی لگان جاتی وصول کر کے اُن کی محنت کا استحصال بے جا کرتے رہے۔ جس سے قابضان زمین کاشتکار بہ کہ روز افزوں زرعی زمین غیر آبادی کی صورت اختیار کر گئی۔ مابعد اُن پر یہ لازم قرار دیا گیا کہ وہ مالیہ کے علاوہ مہاراجہ کو مالکانہ بھی ادا کرتے رہیں تاکہ مہاراجہ کے حقوق ملکیت تسلیم منصور ہوں۔ مگر اسامیوں کو زمین منتقل کرنے کا کوئی حق نہ تھا اور اس زمین پر صرف اُس وقت تک قبضہ رکھ سکتے تھے۔ جب تک کہ وہ مالیہ اور مالکانہ ادا کرتے تھے۔

سال ۱۹۳۰ء میں مظلوم کشمیری عوام نے جناب شیخ محمد عبداللہ کی متحرک قیادت میں مہاراجہ وقت کے خلاف اپنی آواز بلند کی اور شخصی راج کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کرنے کی خاطر اپنی تحریک کو منظم کیا۔ اس تحریک نے ریاست میں عوام کا شعور بیدار کیا اور نہ صرف انہیں اس ذلت سے

آگاہ کیا جو عہدنامہ امرتسر کی وجہ سے اُن کے حصّہ میں آئی تھی، بلکہ قابضان زمین کو بھی اس بات کا احساس دلایا کہ اُن کے حقوق کس قدر محدود ہیں۔ اس جدوجہد کے نتیجہ میں مہاراجہ ہری سنگھ کو گلینسی کمیشن کا قیام عمل میں لانا پڑا جس کی سفارشات کی بناء پر مہاراجہ نے جولائی ۱۹۳۳ء میں ایک حکم کے ذریعہ پوری ریاست میں اسامیاں / مالگذاران کے حق میں تمام حقوق ملکیت عطا کئے۔ صوبہ جموں میں تحت سرکار مزارعان مستقل کو حقوق ملکیت عطا کئے گئے اور مالکانہ کی بدعت ختم کی گئی۔ جناب شیخ صاحب نے اس پر اکتفا نہ کیا۔ اپنی جدوجہد و تحریک آزادی جاری رکھی اور بلا لحاظ مذہب و ملت، نسل و رنگ، ہندو مسلم سکھ اتحاد کا نعرہ لگا کر نیشنلزم کو جنم دیا۔ اور اپنی جدوجہد کے منشور کا اعلان نیا کشمیر کی تشکیل دیکر کیا اور اس جدوجہد کے سلسلہ میں اذیتیں جھیلیں، قید و بند کی مصیبتیں اٹھائیں مگر جدوجہد سے باز نہ آئے اسی جرأت اور بہادرانہ عزم کی بناء پہ عوام نے جناب شیخ صاحب کو شیر کشمیر کے خطاب سے نوازا۔

بالآخر سال ۱۹۴۷ء میں جناب شیخ صاحب کی عرقریز کوششوں اور اُنکے ساتھیوں کی عظیم قربانیوں اور شہیدوں کے پاک خون سے کشمیری عوام کو آزادی نصیب ہوئی۔ وزارت عظمٰی کی ذمہ داریاں جناب شیخ محمد عبداللہ کے سپرد ہوئی اور منسٹر مال جناب مرزا محمد افضل بیگ مقرر ہوئے۔ جناب بیگ صاحب نے اپنی قانونی صلاحیت اور اعلےٰ علمی قابلیت کو بروئے کار لاکر زرعی میدان میں ایسے اصلاحات نافذ کئے کہ جن سے ریاست جموں و کشمیر کو ہندوستان کی تمام دیگر ریاستوں میں امتیازی حیثیت حاصل ہوئی۔ اور ہندوستان کی تمام ریاستوں میں سرفہرست کردیا۔

سب سے پہلے اصلاح بازیافتگی جاگیرات، معافیت اور مقرریات کی موقوفی تھی۔ ۳۹۶ جاگیروں اور معافیوں کا خاتمہ عمل میں لایا گیا جاگیرداری

سے متعلق مراعات کا خاتمہ کرنے کے نتیجہ میں نہ صرف ریاست کو سالانہ ۷ لاکھ روپے کی بچت ہوئی، بلکہ اس انقلابی قدم سے کسانوں کو بھی استحصال سے نجات حاصل ہوئی۔

مہاراجہ سرکاری زمین کے بڑے بڑے رقبہ جات وقتاً فوقتاً اپنے منظور نظر اشخاص کو عطا کیا کرتا تھا۔ اس قسم کی عطیہ جات کے لئے کوئی قیمت وصول نہیں کی جاتی تھی۔ علاوہ ازیں ان رقبہ جات کے لئے مقررہ واجب الادا مالیہ زمین پر ½۱۲ فی صد چھوٹ دی جاتی تھی۔ عوامی حکومت نے نہ صرف ایسے عطیہ جات کا دستور بالکل بند کر دیا، بلکہ ایسے عطیہ گیرندگان اور اُن کے ورثاء کو مالیہ اراضی میں جو ½۱۲ فی صدی چھوٹ ملتی تھی، وہ بھی ختم کر دی گئی۔ اسی کے ساتھ ساتھ اس زمین پر جو صوبہ کشمیر بشمول اضلاع لداخ و گلگت میں ۲ ایکڑ آبی یا ۴ ایکڑ خشکی اور صوبہ جموں میں ۴ ایکڑ آبی یا ۸ ایکڑ خشکی سے زاید تھی۔ مزارعان تابع مرضی کو قانون (ترمیمی) مزارعان سال ۱۹۴۸ء کے ذریعہ محفوظ مزارعت کے حقوق عطا کئے۔ اور کسانان کی بے دخلی حسب منشاءِ مالک زمین میں ایسی اصلاح کی جس سے جہاں کسانان کا تحفظ ہُوا وہاں مالکان زمین کی جائز ضرورتیں بھی رخنہ انداز نہ ہوئیں۔ اور کسان کی محنت کا استحصال بیجا کم کرنے کے لئے شرح لگان میں انقلابی تبدیلی لاکر زاید از سو کنال مالکان اراضی کے لگان کی شرح بصورت آبی ¼ حصہ پندرہ روپیہ اور بصورت خشکی ⅕ حصہ بلاادائیگی حصہ گھاس مقرر فرمایا۔

اکتوبر ۱۹۵۰ء میں ریاست میں بڑے زمینداروں کے خاتمے سے متعلق قانون، قانون خاتمہ جاگیرداری کا نفاذ عمل میں لایا گیا۔ یہ انقلابی اور متحرک قانون جناب مرزا محمد افضل بیگ کی قابل تعریف کوششوں کا نتیجہ تھا۔ اور نیا کشمیر کے خواب کی تعبیر کی جانب عوامی حکومت کا پہلا اہم قدم تھا۔

اس قانون سے کھاتہ جات ملکیتی کی حد ۳/۴ ۲۲ ایکڑ مقرر ہوئی اور اس حد سے زائد ملکیت میں رکھی گئی زمین پر ہر مالک کے حقوق زائل کر دئے گئے اور اُسی زمین کے کسانوں کو اس شرط کے تابع منتقل کئے گئے کہ ایسی زائد زمین بشمول اُس زمین کے جو پہلے ہی ایسے کسان کی ملکیت ہے، ۲۰ ایکڑ سے زیادہ نہ ہونے پائے۔ جہاں ۳/۴ ۲۲ ایکڑ یا ۲۰ ایکڑ سے زائد کوئی زمین کسی ایسے کسان کی کاشت میں نہ تھی، جس کو مندرجہ بالا شرائط کے مطابق حقوق ملکیت مل نہیں سکتے تھے یا جہاں ایسی زمین مطلق کسی کسان کی کاشت میں نہ تھی، وہاں احکام مندرجہ قانون کے مطابق ایسی زائد زمین بحق سرکار منتقل کر دی گئی۔ اس قانون کے نفاذ کے نتیجہ میں زائد از ۹ ہزار مالکان زمین کو ۴ لاکھ ایکڑ زمین کی ملکیت زائل کر دی گئی، جس میں سے ۲ لاکھ ۳۰ ہزار ایکڑ زمین کسانوں کے حق میں بصفت ملکیت بلا کسی بادو معاوضہ کے منتقل کر دی گئی اور باقی زمین بحق سرکار منتقل ہوئی۔ ۱۹۵۲ء کے بعد اس ضمن میں کوئی ٹھوس قدم نہ اُٹھایا گیا۔ ۱۹۷۲ء میں اگرچہ زرعی اصلاحات ایکٹ ۱۹۷۲ء کو نافذ کیا گیا۔ لیکن یہ قانون اتنا متناقص اور ناقابل عمل تھا کہ فوراً ہی اس پر عملدرآمد روکا گیا۔

۱۹۷۵ء میں ۲۲ سال کے طویل اور صبر آزما امتحان کے بعد موجودہ حکومت ایک بار پھر برسر اقتدار آئی اور اقتدار کی بھاگ ڈور سنبھالنے کے بعد زرعی اصلاحات کے میدان کی جانب توجہ مبذول کی۔ جناب مرزا محمد افضل بیگ مشیر مال نے ایکبار پھر زرعی میدان میں انقلاب لانے اور غریب کسانوں کی حالت سُدھارنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ تقریباً ایک سال کی کوششوں کے بعد زرعی اصلاحات ایکٹ کا مسودہ ریاستی قانون سازیہ میں ۱۹۷۶ء میں پیش کیا گیا۔ جہاں سے یہ مشترکہ سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔ اس کمیٹی نے مسودہ میں دوبارہ قانون ساز اسمبلی میں پیش کیا جہاں سے کہ اس قانون کو منظور کیا گیا۔ البتہ چند تیکنیکی مشکلات کی

بناء پر اِس ایکیٹ پر عملدر آمد نہیں ہو سکا۔

جولائی ۱۹۷۷ء کے عام انتخابات میں جب موجودہ سرکار کو لوگوں کا بھر پور اعتماد حاصل ہوا تو اس نے پھر سے زرعی اصلاحات کے معاملے میں اپنی کوششیں جاری رکھنے کی پہل کی اور اس طرح اس سلسلے میں کچھ ترامیم کو منظور کرنے کے بعد بِل کو حتمی صورت دینے کے لئے ایکٹ سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر زرعی اصلاحات سے متعلق جموں وکشمیر کا ترمیمی ایکٹ ۱۹۷۸ء منظور کر لیا گیا اور اب اس قانون کو ۱۳ جولائی ۱۹۷۸ء سے لاگو کرنے کے احکامات صادر کئے گئے ہیں۔

اِس زرعی اصلاحات ایکیٹ کی اہم خصوصیات حسب ذیل ہیں:-

(۱) اس ایکیٹ میں یہ بنیادی اصول تسلیم کیا گیا ہے کہ "زمین کسان کی ہے"۔

(۲) خریف ۱۹۷۱ء میں خود کاشت نہ کرنے والے تمام مالکان/درمیان داران اراضی کے تمام، یکم مئی ۱۹۷۲ء سے ختم کر دئے گئے ہیں۔ اور اس طرح غیر حاضر زمینداری کے طریقہ کار کا کلیتاً خاتمہ کر دیا گیا ہے اور انفرادی حصہ داری کو ختم کر کے کنبہ داری سسٹم نافذ کیا گیا۔

(۳) اس ایکیٹ کی رُو سے ریاست میں باغات کے رقبہ کے بغیر زرعی زمین کی حد ساڑھے بارہ سٹنڈرڈ (معیاری) ایکڑ مقرر کی گئی ہے۔ ایکیٹ کے مطابق ایسا کوئی بھی شخص یا اس کے کُنبے کا کوئی فرد زمین کی بازیافتگی نہیں کر سکتا ہے۔ جس کے پاس ایک سو کنال سے زیادہ رقبہ کا باغ ہو، ایکیٹ کو روبہ عمل لانے سے تقریباً ۳ ہزار ایکڑ اراضی بے زمین اور کم زمین رکھنے والے کاشتکاروں کو الاٹ کرنے کے لئے دستیاب ہو گی۔ اسکے علاوہ ۵ لاکھ ایکڑ اراضی کے کاشتکاروں کو مالکانہ حقوق حاصل ہونگے۔

(۴) اگر کوئی سابقہ مالک زمین حقیقی طور پر زمین کو خود کاشت کرنے کی

خواہش رکھتا ہو، تو یسے بعض شرائط کے تحت اس زمین کا کچھ حصہ خود کاشت کرنے کا حق دیا گیا ہے اور ان شرائط میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ انکم ٹیکس دہندہ نہ ہو، نیز یہ کہ وہ اس قانون کے نفاذ کے بعد چھ ماہ کے اندر زمین خود کاشت کرنے کے لئے اس گاؤں یا اس کے نواح میں رہائش اختیار کرے، کہ جہاں یہ زمین واقع ہو، ساتھ ہی بیوگان۔ نابالغ۔ مجنون و فاتر العقل۔ ضعیف العمر و معذور اشخاص کے تحفظ کیا جا کر اپنی نگرانی میں بذریعۂ زرعی ملازم یا مزدور خود کاشت کرنے کی رعایت دی گئی ہے۔

(۵) ایکٹ میں کاشتکاروں اور چھوٹے مالکان زمین کے دعاوی کو باہمی طور طے کرنے کی رعایت کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

(۶) ایکٹ کا نمایاں پہلو یہ ہے کہ ایسے اُکھڑے ہوئے لوگ جو مہاجرین کی زمین بذات خود کاشت کرتے ہوں انہیں ایسے کھاتہ جات یعنی پر حقوق موروثیت حاصل ہونگے۔ اور اُن کا اندراج بھی اسی طرح ہوگا، وہ مالیہ اراضی اور دیگر موصولہ جات جو مقرر ہوں ادا کرنے کے پابند ہونگے۔ ایسے اُکھڑے ہوئے اشخاص ایکٹ انتقال اراضی کے دفعات کے تابع ایسے حقوق موروثیت فروخت، رہن یا ہبہ کر سکتے ہیں، اور قانون مزارعان کے دفعہ ۶۰ کا اطلاق ایسے انتقالات پر نہ ہوگا۔

۷۔ دفاعی افواج کے سابقہ فوجیوں یا دفاعی افواج میں خدمات انجام دینے والے اشخاص کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ زمین کی مقررہ حد کے علاوہ ایک سٹنڈرڈ ایکڑ اضافی رقبہ خود کاشت کے لئے باز یافت کر سکیں گے۔

(۸) جہاں کہیں سابقہ مالک زمین خود کاشت نہیں کرتا ہو، اور اس کے مالکانہ حقوق سلب ہوئے ہوں، تو اُس کو زمین کے سارے رقبے کا معاوضہ ادا کیا جائے گا۔ ایسی زمین کے کاشتکار کو مالکانہ حقوق حاصل کرنے سے قبل لیوی ادا کرنا ہوگی۔ یکمشت ادائے کرنے پر مالکانہ حقوق ملکیت عطا ہونگے، باقساط

ادائیگی کی صورت پر نہیں

۹۔ زرعی اصلاحات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے تنازعات کو دیوانی عدالتوں کے دائرہ اختیار سے باہر رکھا گیا ہے، قانونی طوالت کم کی گئی ہے اور اپیلوں کی تعداد گھٹا کر صرف ایک کر دی گئی ہے۔ ابتدائی سماعت میں قانون پیشہ اصحاب کو پیش ہونے کی اجازت نہ رکھی گئی ہے۔

۱۰۔ ایکٹ کے تحت جو اراضی فاضل قرار دی جائے گی اس کو ان ترجیحات کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

پہلی ترجیح ایسے کاشتکاروں کو دی جائے گی جن کے پاس ڈھائی ایکڑ سے کم زمین ہو، دوسری ترجیح ایسے سابقہ مالکان کو دی جائے گی جن کے پاس ڈھائی ایکڑ کے بنیادی رقبہ سے کم زمین ہو۔ تیسری ترجیح میں ۱۹۴۷ء کے وہ پناہ گزین شامل ہیں جنکے پاس ڈھائی ایکڑ سے کم زمین ہو اور جنہیں آمدن کا اور کوئی ذریعہ نہ ہو چوتھی ترجیح بے زمین زرعی مزدوروں کو دی جائے گی۔ لیکن اس سلسلے میں غیر مقامی اشخاص سے پہلے بے زمین اشخاص کا حق تسلیم کیا جائے گا۔ اس کے بعد ۱۹۴۷ء کے ایسے پناہ گزینوں کو ترجیح دی جائے گی، جنکے پاس ڈھائی ایکڑ سے زیادہ مگر ۵ ایکڑ سے کم زمین ہو، مگر اس کے لئے یہ شرط ہوگی کہ وہ لوگ واقعی زمین کی کاشت خود کرتے ہوں، نیز وہ اس گاؤں میں سکونت کرتے ہوں، جہاں پر یہ زمین واقع ہو۔ زمین کے حقدار لوگوں کے کسی بھی مذکورہ بالا زمرے میں اگر ساری باتیں یکساں ہوں تو اس صورت میں ترجیحات اس طرح ہونگی۔ پہلی ترجیح دفاعی فوج میں کام کرنے والے اشخاص کو دی جائے گی۔ دوسری ان لوگوں کو جو یکم اپریل ۱۹۶۵ء کو یا اس کے بعد فوج میں ملازم رہے ہوں۔ اور تیسری ترجیح گوجروں اور بکروالوں کو دی جائے گی۔ جبکہ آخری ترجیح دیگر غریب طبقات کو حاصل ہوگی۔

سابق ناجائز و خلاف قانون وانتقال اراضی کو ناقابل عمل اور کالعدم قرار دیا جا کر آئندہ زمین کے منتقلی کے بارہ میں مناسب روک لگائی گئی ہے۔ فروٹ انڈسٹری کو زخنہ انداز ہونے سے بچانے کے لئے رقبہ خالصہ سرکار یا کاہچرائی میں باغ تیار کردہ یا درختان نصب کردہ کے رقبہ کے عوض تبادلہ میں رقبہ دیہی کی سہولیت میسر کی گئی ہے۔

۱۳ جولائی سے زرعی اصلاحات ایکٹ کے نفاذ سے ریاست جموں و کشمیر میں زرعی میدان میں ایک ایسا انقلاب رونما ہونے والا ہے کہ جس کا خواب ہماری جنگ آزادی میں کام آنے والے شہیدوں نے دیکھا تھا اور جس کی تعبیر کے لئے انہوں نے اپنی عزیز جانیں قربان کیں۔ اب وہ دن دور نہیں، جب ریاست کے دیہاتوں میں کوئی بھی ایسا نہ ہوگا کہ جس کی اپنی زمین نہ ہو اور اب کوئی جاگیردار کسی غریب کاشتکار کے استحصال کا موجب نہ بنے گا۔ غریب کاشتکاروں کے پسینہ کی صورت میں بہنے والا خون رنگ لایا ہے اور یہ سب کچھ ریاست کی عظیم شخصیت جناب شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کی قیادت اور جناب مرزا محمد افضل بیگ کی انتھک کوششوں اور خداداد قابلیت کا نتیجہ ہے۔

نئے زرعی اصلاحات کیا ہیں۔

موجودہ زرعی اصلاحات قانون کا بُنیادی مقصد غیر حاضر زمینداری نظام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کرنا اور زمین کی زیادہ سے زیادہ حد مقرر کرنا ہے۔

اس بُنیادی مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی غرض سے قانون زرعی اصلاحات کے تحت ہر ایک ایسے زمیندار (یعنی مالک زمین) کی زمین بحق سرکار منتقل ہو گی جو ایسی زمین کو خریف ۱۹۷۱ء میں خود کاشت نہیں کرتا تھا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص اپنی زمین خود کاشت بھی کرتا تھا لیکن اگر اُسکے پاس "حد رقبہ" سے زائد زمین ہے تو ایسی فاضل زمین بھی سرکار کو منتقل ہو گی۔ اگر کسی کُنبہ کے افراد کے پاس مشترکاً یا علیحدہ طور بھی "حد رقبہ" سے زائد زمین ہے، تو ایسی فاضل زمین بھی بحق سرکار منتقل ہو گی۔ ایسے شخص یا کنبہ کے سرپرست کو یہ رعایت ہو گی کہ وہ ایسی اراضی کا انتخاب کرے جو ایسا شخص یا کنبہ اپنے پاس رکھنے کا خواہشمند ہو، شرط یہ ہے کہ ایسی اراضی کا انتخاب حد بندی شدہ جنگل میں واقع ایسے شخص یا کُنبہ کی زمین میں سے نہیں کیا جا سکے گا۔

اس قانون کے نافذ ہونے کے بعد کوئی شخص اپنی زمین کے لئے کاشتکار مقرر نہیں کر سکتا ہے اور اُسے ہر صورت میں زمین خود کاشت کرنی ہو گی۔ اگر کوئی شخص ایسا نہ کرے اور ان احکامات کی دیدہ و دانستہ خلاف ورزی کرے تو ایسے شخص کی زمین بحق سرکار منتقل ہو گی۔

دفعہ ۱۴ کے تحت کوئی بھی شخص "حد رقبہ" سے زائد زمین اپنے پاس نہیں رکھ سکتا اور اگر کسی فرد، کُنبہ کے رُکن، عبادت گھر۔ وقف، دھرم شالہ یا ایسے عوامی ٹرسٹ یا خیراتی یا مذہبی نوعیت کے ادارے جو گورنمنٹ نوٹیفائی کرے، نے یکم ستمبر ۱۹۷۱ء

کے بعد کوئی اراضی بیعہ، ہبہ، وراثت، رہن یا گھریلو تصفیہ، عدالت کی ڈگری یا حکم کے تحت یا دیگر کسی طریقے سے حاصل کی ہو اور ایسی اراضی مقررہ حد سے تجاوز کرے، تو ایسی زائد اراضی پر ایسے شخص، رکن یا ادارے کے تمام حقوق، حقیت اور مفاد ختم ہو کر سرکار کو حاصل ہونگے۔

مختلف جگہوں پر زمین کی قسم کے مطابق "حد رقبہ" مقرر کرنے کی غرض سے ریاست کی تمام زمین زرخیزی اور آبپاشی کے وسائل کی بنیاد پر چھ درجوں میں تقسیم کی گئی ہے اور ہر درجہ کی مالیت مقرر کی گئی ہے تاکہ "حد رقبہ" اور معاوضہ کا تعین آسانی اور اچھی طرح سے کیا جا سکے۔ ایسی زمین جو سب سے اعلےٰ قسم کی ہے، کو درجہ I میں رکھا گیا ہے۔ زرعی اصلاحات قانون کے آخری حصہ میں شیڈول دیا گیا ہے۔ جس کو بغور دیکھ کر یہ پتہ چل سکتا ہے کہ کسی شخص کی زمین کس درجہ میں رکھی گئی ہے اور اس کی مالیت کیا ہے۔ قارئین کی سہولیت کے لئے ۱/۲ معیاری ایکڑ سے ۱/۲ ۱۲ معیاری ایکڑ کو عام کنالوں اور مرلوں میں تبدیل کرنے کا چارٹ بھی اس کتاب کے آخر میں دیا گیا ہے جس کا مطالعہ کرنے سے یہ معلوم ہو سکے گا کہ کس قسم کی زمین کا "حد رقبہ" کتنا ہے۔

مثال کے طور پر اگر ا ۸۰ کنال زمین کا مالک ہے اور اس کی زمین کی مالیت مطابق شیڈول ۸۰-۱ ہے تو ایسی زمین کا ایک معیاری ایکڑ تخمیناً ۵ کنال ۱۴ مرلہ کے برابر ہوگا۔ اور ایسی زمین کے ساڑھے بارہ ایکڑ یعنی "حد رقبہ" ۶۸ کنال ۵ مرلہ کے برابر ہونگے۔

اسی طرح ہر کوئی زمیندار و کاشتکار تھوڑی بہت کوشش سے اپنی زمین کا "حد رقبہ" معلوم کر سکتا ہے۔

(۱) یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے شخص یا کنبہ کو جو زمین خود کاشت نہ کرتا تھا یا جس کے پاس ساڑھے بارہ معیاری ایکڑ سے زیادہ زمین ہو تو اسے اس زمین کے

عوض کیا ملے گا۔ یہ ایک ایسا سوال ہے، جس سے بہت سارے لوگوں کے ذہنوں میں اُلجھن پیدا ہوئی ہے۔ اس نئے زرعی اصلاحات کے تحت جس شخص یا کنبہ کے پاس ساڑھے بارہ معیاری ایکڑ سے زیادہ زمین خود کاشت میں تھی، تو اس کو اس زیادہ زمین کے لئے جو ساڑھے بارہ ایکڑ سے زیادہ ہو، زمین کی بازاری قیمت پر معاوضہ ملے گا۔

جس شخص کی زمین اُس کے خود کاشت میں نہ تھی اور اس وجہ سے وہ سرکار کو منتقل ہو گئی تو اس شخص کو اس کے زمین کے لئے رقم بطور معاوضہ ملے گی اور یہ رقم اُس شیڈول کے مطابق ہوگی جو ایکٹ میں درج ہے۔ ایسے شخص کو زمین کی قیمت بازاری نرخ کے مطابق نہیں مل سکتی ہے۔ اسکے نسبت تفصیلات اگلے صفحات پر درج ہیں۔

اُس شخص کی زمین جو اسے خود کاشت نہیں کرتا تھا بلکہ جو زیر کاشتکاری تھی، سرکار کو منتقل ہونے کے بعد اُس کاشتکار کو دی جائے گی جو اسے کاشت کرتا تھا لیکن ایسے کاشتکار کے پاس کل زمین ایسی زمین ملنے کے بعد ساڑھے بارہ معیاری ایکڑ سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔ ایسے کاشتکار کو اس زمین کے عوض لیوی حکومت کو ادا کرنی پڑے گی اور یہ لیوی اُس رقم سے دس فیصد زائد ہوگی جو حکومت اس زمین کے سابقہ مالک کو ادا کرے گی۔ یہاں ایک بات قابل غور ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ سابقہ مالکان زمین کو حکومت وہی لیوی جو حکومت کاشتکار سے وصول کرے گی، ۲۰ قسطوں میں ادا کرے گی۔ لیکن یہ ایک غلط خیال ہے۔ حکومت جو رقم سابقہ مالکان زمین کو ادا کرے گی، اُس کا تعین کلکٹر کرے گا۔ اور یہ رقم یکمشت ادا کی جائے گی۔ جب تک یہ رقم ادا نہیں کی جاتی تب تک مالک زمین لگان حاصل کرنے کا حقدار رہوگا۔ جب تک کاشتکار مکمل طور لیوی حکومت کو ادا نہیں کرتا، تب تک کاشتکار اُسی طرح لگان حکومت کو ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ جس طرح وہ یکم مئی ۱۹۷۳ء سے قبل اپنے مالک زمین کو ادا کیا کرتا تھا۔ یہ لگان لیوی متذکرہ بالا کے علاوہ ہوگا۔ لیوی مکمل طور ادا کرنے کے بعد ایسے کاشتکار کو اس زمین کا مالک بنایا جائے گا اور اس کی نسبت اندراج محکمہ مال کے کاغذات میں کیا جائے گا۔

زرعی اصلاحات قانون کس اراضی پر لاگو ہوتا ہے؟

زرعی اصلاحات قانون اُس زمین پر لاگو ہوتا ہے جو زمین خریف ۱۹۷۱ء میں زرعی مقاصد یا زراعت کے تابع مقاصد کے لئے یا کاہچرائی کے لئے قبضہ میں ہو یا کرایہ پر دی گئی ہو اور اس میں حسب ذیل الاضیات بھی شامل ہیں۔

(الف) ایسی اراضی پر تعمیرات جو زراعت سے متعلق مقاصد کے لئے استعمال ہیں۔

(ب) رقبہ جات آب یا پانی پر تیرنے والے کھیت۔

(ج) جنگلات کی اراضی اور جھاڑی دار بنجر۔

(د) اراضی پر کھڑے درختان۔

البتہ اس میں میونسپل حدود ٹاؤن ایریا، نوٹیفائیڈ ایریا یا آبادی دیہہ میں کسی عمارت کی جگہ یا تعمیر یا ایسی عمارت یا تعمیرات کے ساتھ کوئی اراضی شامل نہ ہے۔

زرعی اصلاحات باغات پر لاگو نہیں ہوتا لیکن اگر زمین کا کوئی ٹکڑا سال ۱۹۷۱ء کے بعد باغ میں تبدیل کیا گیا ہو اور سال ۱۹۷۱ء کے خریف میں ایسا رقبہ زرعی زمین کی صورت میں تھا تو وہ باغ حسب تعریف ایکٹ زرعی اصلاحات تصور نہ ہو کر اس پر ایکٹ ہٰذا حاوی ہوگا۔ ساتھ ہی جہاں کوئی مالک اراضی خود کاشت نہ کرتا تھا البتہ ایکٹ ہٰذا کے تحت خود کاشت کے لئے زمین بازیافت کرے گا۔ اُس صورت میں رقبہ بازیافت بابت خود کاشت و باغ ۱۰۰ کنال سے تجاوز نہ ہونا چاہیئے۔

جموں وکشمیر زرعی اصلاحات ایکٹ دفعہ ۱ ؍ ۲ کے مطابق نافذ العمل ہونے کے بعد ساری ریاست جموں وکشمیر پر وسعت پذیر ہوگا اور اس میں

میونسپل حدود، ٹاؤن ایریا و نوٹیفائیڈ ایریا بھی شامل ہیں۔

باز یافت (Resumption)

زرعی اصلاحات کے اِس نئے قانون کے تحت ایسا مالک زمین، جو اپنی زمین خود کاشت نہ کرتا تھا، اپنی زمین خود کاشت کرنے کے لئے واپس حاصل کرسکتا ہے، اس کے لئے چند ایک شرائط رکھے گئے ہیں، جو یوں ہیں:-

شرائط

(۱) زمین واپس حاصل کرنے کے لئے مالک زمین کو قانون ہٰذا لاگو ہونے کے ۶ ماہ کے اندر ایسی زمین کو ذاتی طور کاشت کرنے کے لئے اُس گاؤں یا اس سے ملحقہ گاؤں میں رہائش اختیار کرنی ضروری ہے، جہاں اراضی واقع ہو، حفاظتی افواج میں مُلازم اِس شرط سے مستثنٰے ہیں۔

(۲) جو شخص خود یا جسکے کنبہ کا کوئی فرد انکم ٹیکس ادا کر رہا ہو، وہ کسی بھی قسم کی اراضی حاصل کرنے کا حقدار نہ ہوگا۔

(۳) اگر کسی شخص کے ذاتی کاشت میں کچھ زمین تھی اور ایسی زمین اُس نے یکم ستمبر سنہ ۱۹۷۱ء کو یا اُس کے بعد بیعہ، ہبہ یا وصیّت کے ذریعہ کسی دوسرے شخص کو منتقل کی ہو، تو وہ شخص زمین دوبارہ حاصل کرنے کا مستحق نہ ہوگا۔

(۴) اگر ایسے سابقہ مالک زمین کی زمین کا کاشتکار مزارعہ موروثی یا مزارع نقدی حسب پرتہ دیہہ ہو، تو ایسا سابقہ مالک اپنی زمین واپس حاصل نہ کرسکتا ہے۔

اگر سابقہ مالک زمین کو اپنی سابقہ زمین میں سے تحت قانون زمین واپس ملے تو وہ ایسی زمین کا مالک تصوّر ہوگا۔ اور اُس پر لازم ہے کہ وہ زمین کا قبضہ کاشتکار سے حاصل کرنے کے ایک سال کے اندر زمین کو ذاتی کاشت میں لائے اور اگر وہ بلا کسی

معقول وجہ سے ایسا کرنے میں ناکام رہا، تو یہ زمین دوبارہ سرکار کو منتقل ہو جائے گی۔

اراضی بازیافت کرنے کی حد

(۱) جہاں خریف سنہ ۱۹۷۱ء میں ریکارڈ مال کے مطابق کوئی شخص کاشتکار سے لگان (یعنی حصہ پیداوار) جنس کے طور پر حاصل کرنے کا حقدار تھا تو ایسی صورت میں اسے مالک زمین کے لئے بحالی کے قابل زمین کی حد کا تناسب کل رقبہ سے شرح لگان کے مطابق ہوگی۔ یعنی اگر ½ لگان کی شرح تھی، تو کاشتکار کے پاس اس مالک کی کل زمین کا ½ حصہ واپس حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(۲) جہاں ریکارڈ کے مطابق کوئی شخص خریف سنہ ۱۹۷۱ء میں نقدی کی صورت میں لگان لینے کا حقدار تھا، تو ایسی صورت میں ایسے شخص کو واپس دی جانے والی زمین کی حد جنس کی صورت میں لگان کی حد کے ذریعہ، جس کا نقدی کی صورت میں دفعہ ۹ کے تحت دفعات ۸، ۳ کے احکامات کے مطابق معاوضہ دیا جا سکتا ہے، باقاعدہ مرتب کی جائے گی

دفعہ ۷ کے تحت کل زمین جو بازیافت کی جائے گی، ۵ معیاری ایکڑ سے تجاوز نہ کرنی چاہیئے۔

لیکن دفاعی افواج کے کسی شخص، کسی بیوہ، یتیم، نابالغ یا پاگل، بیوقوف یا فاترالعقل شخص، یا معذور یا بڑھاپے اور ناتوانی کی وجہ سے ناکارہ ہوئے شخص کو زمین کی حد سے ۲۰ فیصد زائد اراضی حاصل کرنے کی اجازت ہے۔ البتہ دفاعی افواج کی صورت میں کل اراضی ۷½ معیاری ایکڑ اور دیگر صورتوں میں کل اراضی ۶½ معیاری ایکڑ سے کسی بھی صورت میں تجاوز نہ کرنی چاہیئے۔

مثال :- ایک سابقہ زمیندار (قبل از خریف سنہ ۱۹۷۱ء) ۳۰ کنال اراضی کا

مالک تھا اور بمطابق شیڈول I اس اراضی کی قیمت ۴۰-۱ روپیہ تھی، وہ اپنے کاشتکار سے پیداوار کا ½ حصہ بطور لگان حاصل کرتا تھا، تو وہ اگر دیگر شرائط پوری کرتا ہو اور زمین واپس حاصل کرنا چاہے تو (½ × ۳۰) = ۵ اکنال اراضی واپس حاصل کرسکتا ہے۔

مثال ۲۔ ایک سابقہ زمیندار م قبل از خریف ۱۹۷۱ء ۴۰ کنال زمین کا مالک تھا اور یہ زمین زیر کاشتکار تھی اور بمطابق شیڈول I اس اراضی کی قیمت ... ۱ روپیہ ہے، وہ اپنے کاشتکار سے پیداوار کا ¼ حصہ بطور لگان حاصل کرتا تھا، وہ اگر دیگر شرائط پوری کرتا ہو اور زمین واپس حاصل کرنا چاہتا ہو، تو (¼ × ۴۰) = ۱۰ کنال اراضی واپس حاصل کرسکتا ہے۔

مثال ۳۔ ایک سابقہ زمیندار ج قبل از خریف ۱۹۷۱ء ۸۰ کنال اراضی کا مالک تھا اور بمطابق شیڈول I اس اراضی کی قیمت ۴۰-۱ روپیہ تھی وہ اپنے کاشتکار سے پیداوار کا ½ حصہ بطور لگان حاصل کرتا تھا۔ ایکٹ ہٰذا کے تحت وہ صرف ۱۰ مرلے ۸-۲ کنال (تقریباً) اراضی Resume کرنے کا حقدار ہے۔ اگر وہ ½ حصہ کے بجائے ¼ حصہ بطور لگان حاصل کرتا تھا، تو ایسی صورت میں وہ ۲۰.۵ کنال (۸۰ × ¼ = ۲۰) اراضی حاصل کرسکتا ہے۔ پہلی صورت میں اگرچہ ج (۸۰ × ½ = ۴۰) ۴۰ کنال اراضی حاصل کرسکتا تھا لیکن چونکہ ۵ معیاری ایکڑ کی زیادہ سے زیادہ حد مقرر کی گئی ہے اور ۴۰-۱ روپیہ مالیت رکھنے والی اراضی کے ۵ معیاری ایکڑ ۱۰ مرلے ۸-۲۸ کنال (تقریباً) کے مساوی ہے اسلئے وہ صرف اسقدر اراضی واپس حاصل کرسکتا ہے۔

اگر فریقین (یعنی سابقہ زمیندار و کاشتکار) نے آپس میں اراضی کی تقسیم کی ہو، یا کریں تو کسی بھی صورت میں سابقہ زمیندار کو اپنے قبضہ میں اس رقبہ سے زائد اراضی رکھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ جتنی کہ اس قانون کے تحت بازیافت

کرسکتا تھا۔ اراضی بحال کرنے کے لئے درخواست سابقہ مالک زمین کو ایکٹ ہذا کے نافذ العمل ہونے کے چھ ماہ کے اندر فارم ۵ (جسکا خاکہ اس کتاب کے آخیر میں دیا گیا ہے) پر علاقہ کے افسر مال کے پاس دائیر کرنی چاہئے۔

درخواست وصول کرنے اور اس پر کاروائی کرنے سے قبل افسر مال مالک اراضی اور کاشتکار کو آپس میں نجی معاہدہ کرنے کا موقعہ فراہم کرے گا اگر فریقین کسی معاہدہ پر نہ پہنچ سکے تو افسر مال خود ہی قابل بحالی اراضی کی نشاندہی کرے گا اور ایسا کرنے میں وہ مندرجہ ذیل اصولوں کو زیر نظر رکھے گا

(ا) کاشتکار و درخواست دہندہ کے درمیان رقبہ کی تقسیم ہر ایک فریق کے وصول کردہ حصہ پیداوار کے تناسب سے) معیاری طریقہ پر ہو۔

مثال:- (ا) ایک درخواست دہندہ کی اراضی تعدادی ۸ معیاری ایکڑ مندرجہ ذیل کاشتکاروں کے تحت تھی۔

(ب)	۲	معیاری ایکڑ
(ج)	۳	" "
(د)	۲	" "
ک	۱	" "

یکم مئی ۱۹۷۲ء کو پیداوار کا ½ حصہ بطور لگان حاصل کرنے کا حقدار تھا

۱۔ مندرجہ بالا کاشتکاران سے اس حد تک زمین واپس حاصل کر سکتا ہے،

ب	سے	۱	معیاری ایکڑ
ج	سے	۱½	" "
د	سے	۱	" "
ک	سے	½	" "
کل		۴	معیاری ایکڑ

ب۔ بحالی کے لئے اراضی کا انتخاب اس طریقہ سے کیا جائے گا۔ کہ زمین

کے کاشت کے منسلک حقوق آسائیشی . اثر انداز نہ ہوں -

(ج) درخواست دہندہ جو اراضی واپس حاصل کرے اُس میں ممکن حد تک ایسی اراضی بھی شامل ہوگی جو ایسے درخواست دہندہ نے رہن بلا قبضہ رکھی ہو۔

(د) کاشتکار کے گھر سے جو اراضی زیادہ دُور ہو، اُسے ایسے کاشتکار کے گھر کے نزدیک والی اراضی پر ترجیح دی جائے گی۔

اراضی حاصل کرنے والے سابقہ زمیندار کو بحالی کے بعد ماسوائے خہاے چرین کی اراضی کے) اپنی اراضی پر مالکانہ حقوق عطا کئے جائینگے اور اس کو اس اراضی کا قبضہ مزارعہ کی جانب سے ایسی اراضی پر کھڑی فصل کاٹنے کے بعد دیا جائے گا۔ اگر کوئی ایسی فصل کھڑی نہ ہو، البتہ مزارعہ نے اراضی بیج بوتے کی غرض سے تیار کیا ہو تو مزارعہ کو اس محنت کی اُجرت دی جائے گی۔

زمین واپس حاصل کرنے کے بعد ایسے زمیندار کو اس زمین کا جو باقی بچ گیا ہو، کا معاوضہ حاصل کرنے یا مطالبہ کرنے کا حق نہ ہوگا۔ اور ایسی تمام زمین کے مالکانہ حقوق اُس کے کاشتکار کو بلا معاوضہ منتقل کئے جائیں گے۔

مثال :- اگر 'م' کے کاشتکار 'ج' کے پاس ۲۰ کنال زمین تھی اور م نے ج سے اس قانون کے احکامات کے تحت جائز طور ۱۰ کنال زمین اپنے خود کاشت کے لئے واپس حاصل کی تو باقیماندہ ۱۰ کنال کے لئے م کو کوئی معاوضہ نہ دیا جائے گا اور اس کا اندراج متعلقہ ریکارڈ میں کیا جائے گا۔ ج کو ان ۱۰ کنالوں کے لئے کوئی لیوی حکومت کو ادا نہ کرنی پڑے گی۔

انتقال اراضی پر پابندی

اس قانون کے لاگو ہونے کے بعد کوئی بھی شخص اراضی کو بیعہ، ہبہ، رہن، یا قبضہ، وصیت یا تبادلہ کے ذریعہ کسی دوسرے شخص کو منتقل نہیں کرسکتا ہے

کاشتکار لگان حسب سابقہ سرکار کو اس وقت تک ادا کرنے کا پابند ہے جب تک نہ یا تو اراضی سابقہ زمیندار خود کاشت کے لئے بحال کرے یا ایسے کاشتکار کو حقوق مالکانہ منتقل کئے جائیں۔

سرکار کاشتکار سے لگان وصول کرنے کے بعد سابقہ مالک زمین کو یہ لگان ایسے لگان میں سے ۱۰ فیصد رقم بطور اجرت حاصل کرنے کے بعد، ادا کرنے کے انتظامات کرے گی۔

اُس وقت تک جب تک کہ سابقہ زمیندار کو اُس زمین کے عوض رقم ملے جو اُس سے قانون ہذا کے تحت چھینی گئی ہو، وہ ایسا لگان حکومت سے حاصل کرنے کا حقدار ہوگا۔ اور

ایسا افسر مال، جس کا رُتبہ تحصیلدار سے کم کا نہ ہو، اُس اراضی کا جو اُس کے علاقے میں واقع ہو، کا لگان کاشتکار سے فصل کا مالیہ ادا کرنے کی مُدت کے اندر وصول کرے گا۔ اگر لگان کا کچھ حصہ اس طرح وصولی کے بعد باقی رہے تو ایسا باقی لگان مالیہ اراضی کے بقایا جات کی طرح وصول کیا جائے گا۔

اگر کسی کاشتکار نے یکم مئی ۱۹۷۳ء کے بعد اور ایکٹ ہذا کے لاگو ہونے سے قبل اپنے مالک زمین کو سالم لگان یا لگان کا حصّہ ادا نہ کیا ہو۔ تو ایسا افسر مال مالیہ اراضی کے بقایا جات کی طرح ایسا لگان یا لگان کا حصّہ کاشتکار سے وصول کرکے اس میں سے ۱۰ فیصد نفی کرکے سابقہ مالک زمین کو ادا کرے گا۔

اراضی پر حقوق کے خاتمہ کے عوض ادائیگی

ایکٹ ہذا کے جدول III میں سابقہ زمیندار کو اراضی پر اُس کے حقوق کی منسوخی کے عوض دی جانے والی رقم کی حد مقرر کی گئی ہے۔ ریاست کی تمام اراضی زرخیزی اور آبپاشی کے وسائل کی بُنیاد پر چھ درجوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ ایسی

اراضی جو سب سے اعلےٰ درجہ، یعنی کشمیر وادی میں آبی اول اراضی، میں رکھی گئی، کی قیمت ایک ہزار روپیہ فی کنال مقرر کی گئی ہے۔ ایسا سابقہ مالک زمین جو فصل کا نصف حصہ بطور لگان حاصل کرتا تھا۔ ایسی اراضی کا ۵۰۰ روپیہ فی کنال بطور معاوضہ حاصل کرنے کا حقدار ہوگا۔

درجہ دوئم میں جو اراضی رکھی گئی ہے اُس کی قیمت ۶۵۰ روپیہ فی کنال رکھی گئی ہے اور ایک مالک زمین جو فصل کا نصف حصہ بطور لگان حاصل کرتا تھا۔ اراضی کا ۳۲۵ روپیہ فی کنال بطور معاوضہ حاصل کرنے کا حقدار ہوگا۔

درجہ سوئم میں جو اراضی رکھی گئی ہے، اُس کی قیمت ۵۸۵ روپیہ فی کنال رکھی گئی۔ اسی طرح درجہ چہارم میں رکھی گئی اراضی کی قیمت ۲۵۰ روپیہ فی کنال درجہ پنجم میں رکھی گئی اراضی کی قیمت ۱۷۵ روپیہ اور چھٹے درجہ میں رکھی گئی اراضی کی قیمت ۳۰ روپیہ فی کنال ہے۔

ایک کنال اراضی کے عوض دئے جانے والے قیمت کا تناسب مقرر کردہ قیمت سے ایسا ہوگا جیسا کہ حصہ لگان کُل پیداوار سے رکھتا ہو۔

مثال:-

ب ایک سابقہ زمیندار ۲۰ کنال اراضی کا مالک تھا اور قبل از خریف ۱۹۷۱ء اپنے کاشتکار سے ½ حصہ پیداوار کے حساب سے لگان حاصل کرنے کا حقدار تھا اور اس کی اراضی بمطابق جدول III ۴۰-۱ روپیہ مالیت کی ہے۔ (یعنی آبی اول میدانی ہے) تو وہ (۱۰۰۰ × ½ × ۲۰) = ۱۰,۰۰۰ روپیہ (دس ہزار روپیہ) بطور معاوضہ حاصل کرنے کا حقدار ہوگا۔

اِس رقم کا تعین اُس علاقہ کا کلکٹر کرے گا۔ جہاں اراضی واقع ہو اور یہ رقم حکومت یکمشت ادا کرے گی۔

جہاں سابقہ مالک زمین اراضی کا لگان فصل کی صورت میں نہیں

بلکہ کاشتکار سے نقدہی وصول کرتا تھا تو ایسا سابقہ مالک اپنی زمین کا
ایسا معاوضہ حاصل کرنے کا حقدار ہوگا جو اُس نقدی لگان کا ۲۰ گنا ہو،
جو وہ حاصل کرتا تھا۔ البتہ اُس میں سے اُس اراضی پر دیا جانے والا مالیہ اراضی
کم کیا جائے گا۔

حکومت تحت قانون کاشتکار اراضی (جو ایسی اراضی کا متوقع
مالک ہو) سے لیوی وصول کرے گی اور ایسی وصول کی جانے والی لیوی کی رقم
اُس رقم سے دس فیصد زائد ہوگی جو رقم سابقہ مالک زمین کو دی جائے گی۔
جب تک نہ کاشتکار ایسی لیوی مکمل طور حکومت کو ادا کرے، تب
تک وہ اُسی طرح لگان ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ جس طرح وہ یکم مئی ۱۹۷۳ء
سے قبل ادا کیا کرتا تھا۔

جموں و کشمیر

ایکٹ زرعی اصلاحات ۱۹۷۶ء

ایکٹ نمبر ۱۷ سال ۱۹۷۶ء

مع

ترمیمی ایکٹ ۱۹۷۸ء

فہرست مضامین

جموں و کشمیر زرعی اصلاحات ایکٹ ۱۹۷۶ء

ایکٹ نمبر ۱۷ سال ۱۹۷۶ء

مخصوص شرائط کے تابع ریاست جموں و کشمیر میں کاشتکاروں کو اراضی منتقل کرنے اور اراضی کو بہتر طور استعمال کرنے کا اہتمام کرنے کی غرض سے قانون

ریاست جموں و کشمیر کا قانون ساز یہ جمہوریہ ہند کے ستائیسویں سال میں حسب ذیل قانون وضع کرے۔

دفعہ ۱۔ مختصر عنوان۔ وسعت اور آغاز:- (۱) ایکٹ ہذا کو جموں و کشمیر زرعی اصلاحات ایکٹ ۱۹۷۶ء کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہ ساری ریاست جموں و کشمیر پر لاگو ہوگا۔

(۳) یہ ایسی تاریخ سے نافذ العمل ہوگا جیسا کہ حکومت سرکاری گزٹ میں ایک اعلان کے ذریعہ مقرر کرے۔

باب اوّل

ابتدائیہ

دفعہ ۲۔ تعریفات:۔ تا وقتیکہ عبارت سے بنوع دیگر مطلوب نہ ہو، ایکٹ ہٰذا میں:۔ (۱) "حد رقبہ" سے مُراد اراضی کی وہ حد ہے جسکا رقبہ ساڑھے بارہ معیاری ایکڑ ہو۔

(۲) "کمشنر" سے مُراد زرعی اصلاحات کا کمشنر ہے۔

(۳) "دفاعی افواج" سے مُراد ہندیونین کی بری بحری اور ہوائی فوج ہے۔ اور اس میں سرحدی حفاظتی فورس، جموں وکشمیر ملیشیا اور بھارت تبتی سرحدی فورس / پولیس بھی شامل ہے۔

(۴) "محدودہ جنگل" سے مُراد وہ محدودہ جنگل ہے جس کی تعریف جموں وکشمیر جنگلات قانون سمت ۱۹۸۷ میں کی گئی ہے۔

(۵) "مہاجرین کی اراضی" سے مُراد ایسی اراضی ہے جو مہاجرین کی جائیداد ہو، جیسا کہ اُس کی تعریف جموں وکشمیر مہاجرین کے (انتظام جائیداد) ایکٹ سمت ۲۰۰۶ میں کی گئی ہے۔

(۶) "کُنبہ" سے مُراد شوہر، اس کی بیوی اور اُن کے بچے بجز:۔

(الف) شادی شدہ دختر اور

(ب) بالغ بیٹا جو ستمبر ۱۹۷۱ء یا اس سے قبل اپنے باپ سے علیحدہ ہوا ہو اور اس کے نام علیحدہ زمین ہو۔

۷۔کنبہ کے سربراہ سے مُراد خاوند ہے، اس کی فوتیدگی کی صورت میں اس کی زوجہ اور جہاں دونوں وفات پاچکے ہوں تو ان کا بالغ بیٹا اگر کوئی اس کنبہ میں شامل ہو اور بعدم موجودگی ایسے بیٹے کے نابالغ بچوں کا ولی۔

توضیح :۔جہاں متوفی خاوند کی ایک سے زائد بیویاں ہوں، تو اُس صورت میں ہر ایک بیوی اپنے بچوں کے ہمراہ کنبہ میں علیحدہ سب یونٹ قایم کرے گی اور ہر ایک ایسے یونٹ کی مندرجہ بالا تعریف کے مُطابق علیحدہ سربراہ ہوگی۔

۸۔" درمیانہ دار" سے مُراد ایسا فرد ہے جو بذات خود کاشت نہ کرتا ہو اور اس میں ایسے شخص کی وساطت سے مطالبہ کرنے والا ہر کوئی شخص شامل ہے۔

۹۔"اراضی" سے مُراد وہ زمین ہے جو خریف ۱۹۷۱ء میں زرعی مقاصد یا زراعت کے تابع مقاصد کے لئے یا کاہچرائی کے لئے قبضہ میں ہو یا کرایہ پر دی گئی ہو اور اس میں حسب ذیل اراضی شامل ہوگی۔

(الف) ایسی اراضی پر تعمیرات جو زراعت سے متعلق مقاصد کے لئے منسلک ہوں۔

(ب) رقبہ جات زیر آب یا پانی پر تیرنے والے کھیت۔

(ج) زمین جنگلات اور بے کار جھاڑی دار بنجر۔

(د) اراضی پر کھڑے درختان۔

الا اس میں باغات یا میونسپل حدود ٹاؤن ایریا، نوٹیفائیڈ ایریا، یا آبادی دیہہ کے اندر جائے سکنی یا تعمیر یا ایسی عمارت یا تعمیرات کے ملحقہ کوئی اراضی شامل نہیں ہے۔

۱۰۔" باغات" سے مُراد اراضی کا ایک ایسا قطعہ ہے جس پر میوہ کے درخت اُگائے گئے ہوں، یا جس پر درختان ثمرہ کی کاشت اس تعداد میں کی گئی ہو، کہ ایسی اراضی کا خاص استعمال میوہ یا میوہ کے درخت اُگانے کے لئے ہو۔

۱۱۔ مالک سے مُراد ایسا کھاتہ قابض ہے جس کی تعریف جموں و کشمیر ایکٹ معاملہ زمین سمت ۱۹۹۶ء بی میں کی گئی ہے۔ اور اس میں ایسا شخص بھی شامل ہے جو ایسے مالک کی وساطت سے حق حاصل کرتا ہو۔

۱۲۔ کسی شخص کی طرف سے "خود کاشت" کرنے سے مُراد ہے:۔

(الف) بذات خود خود کاشت یا

(ب) کُنبہ کے کسی فرد اگر کوئی ہو، جو اس کُنبہ سے تعلق رکھتا ہو کی طرف سے کاشت یا

(ج) خانہ نشین، دختر یا خانہ داماد یا ایسے شخص کے والدین کے ذریعہ یا

(د) بیٹے، متبنّیٰ یا پسر پروردہ اگر کوئی کُنبہ میں جس کے ساتھ مذکورہ شخص تعلّق رکھتا ہو، شامل نہ ہو، کے ذریعہ۔ یا

(ھ) ایسے شخص کے بھائی یا بہن کے ذریعہ۔ یا

(د) عوامی نوعیت کے ایسے مذہبی یا خیراتی اداروں کی صورت میں جو سرکار نے نوٹیفائی کئے ہوں، انتظامی ادارہ کے کسی رُکن یا انتظامی ادارہ کی جانب سے نوکر یا کرایہ کے مزدوروں کے ذریعہ با دائے اُجرت نقدی بغیر حصّہ پیداوار کے یا

(ز) ایسے شخص کی صورت میں جو یا نابالغ، فاتر العقل، معذور یا بڑھاپے کی وجہ سے ناقابل کار یا ناکارہ ہو، بیوہ ہو یا دفاعی افواج میں کام کرتا ہو یا نظر بند یا قید ہو۔ سرپرست یا ایسے شخص کے کسی ایجنٹ کی ذاتی نگرانی میں نوکر یا مزدور کے ذریعہ۔

لیکن شرط یہ ہے کہ ایسا نوکر یا مزدور یا سرپرست یا ایجنٹ کاشت کی ذمہ داری یا لاگت برداشت نہ کرے اور نا ہی فصل کے حصّہ کے طور پر اُجرت یا معاوضہ وصول کرے۔

تشریح:۔ (۱) ناجائز کاشت خود کاشت تصوّر نہیں ہوگی اور جہاں اراضی پر ناجائز قبضہ کیا گیا ہو، تو ایسی اراضی ایسے شخص کے ذاتی کاشت میں متصوّر ہوگی جو اسے بعد میں ایسے ناجائز قبضہ کے خود کاشت کرتا ہو۔

لیکن شرط یہ ہے کہ ایسی اراضی کی صورت میں۔

(الف) جو کسی شخص کی خود کاشت میں اس طرح تصوّر نہ کی جا سکتی ہو، یا

(ب) جو جموں کشمیر خاتمہ چکداری ایکٹ بابت سموت ۲۰۰۷ کی دفعہ ۲۴ کے تحت آتی ہو، یا

(ج) جہاں رائج الوقت کے نافذ العمل کسی قانون کے احکامات کے خلاف حقوق منتقل کئے گئے ہوں، سرکار کی ذاتی کاشت متصوّر ہو گی۔

مزید شرط یہ ہے کہ ایسے شخص کو محض اس بناء پر کہ وہ ناجائز کاشت کر رہا ہو ایکٹ ہذا کے تحت فاضل اراضی بشمول ایسی اراضی کے الاٹمنٹ کے نا اہل قرار نہیں دیا جائے گا۔

(i) جہاں جموں وکشمیر انتقال اراضی ایکٹ ۱۹۶۲ء کے تحت انتقال کی کارروائی کے نتیجہ میں بصورت تبادلہ کوئی اراضی حاصل کی گئی ہو، تو ایسا شخص جو تبادلہ شدہ اراضی کی خریف ۱۹۷۱ء میں خود کاشت کرتا تھا، تبادلہ میں ملے اراضی پر اُس فصل میں خود کاشت متصوّر ہو گا۔

(ii) جہاں کوئی اراضی خریف ۱۹۷۱ء کے دوران افزائش زراعت کے عام حالات میں بے کار چھوڑی گئی ہو، تو ایسی اراضی کی خریف ۱۹۷۱ء میں ذاتی کاشت ایسے شخص کی ذاتی کاشت تصوّر ہو گی جس نے خریف ۱۹۷۱ء سے قبل اس کی لگاتار تین فصلوں میں خود کاشت کی ہو۔

(۷) کاہ کرم، پچھی، بیدزار یا سفیدزار کے تحت اراضی، بالن یا چارہ اُگانے کے لئے اراضی، حدبندی شدہ غیر حدبندی شدہ یا بیرون لائن جنگلات سے باہر واقع زمین ناقابل کاشت یا بنجر زمین مالک کے خود کاشت میں تصوّر ہو گی۔

(۷) خسرہ نمبر میں غیر ممکن اور زیر سایہ (درختوں کے سایہ میں) اراضی کے ٹکڑے ایسے شخص کی ذاتی کاشت [illegible] خریف ۱۹۷۱ء میں

خود کاشت کرتا ہو۔

(۷) جہاں خریف سال ۱۹۷۱ء کے دوران یا اُس سے قبل اراضی رہن یا قبضہ پر دی گئی ہو اور رہن ایکٹ ہذا کے لاگو ہونے سے قبل تک انفکاک نہ ہوا ہو تو راہن دفعہ ۱۰ کے احکامات کے تابع ایسی اراضی پر خریف سال ۱۹۷۱ء میں ذاتی طور خود کاشت متصوّر ہو گا۔

(۸) جہاں اراضی کا قبضہ دو طرفہ یا سہ طرفہ بنیادوں پر عارضی طور حاصل کیا گیا ہو۔ یا وادی کشمیر کے زعفران اُگانے والے علاقوں میں بمطابق رواج جو علاقائی طور ڈکراکور یا قداور کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، کرایہ کے عوض حاصل کی گئی ہو، وہاں ایسی اراضی ایسے شخص کے خود کاشت میں متصوّر ہو گی، جو بعدم ایسے رواج کے ذاتی طور اس رقبہ کی کاشت کرتا ہو۔

(۹) کسی شخص کی ذاتی کاشت محض اس بناء پر ختم نہیں ہو گی۔ کیونکہ اس نے کرایہ پر مزدور، لگائے تھے۔

بشرطیکہ اس طرح سے لگائے گئے مزدور ایسے شخص کی ذاتی محنت کے بجائے نہیں، بلکہ اس کی امداد کے لئے ہوں اور یہ کہ ایسے مزدوروں کی اُجرت فصل کے طور میں نہیں، بلکہ نقدی یا جنسی طور ادا کی جاتی ہو۔

(۱۰) اس امر کا تعین کرنے کے لئے کہ آیا کوئی شخص خریف سال ۱۹۷۱ء کے دوران اراضی خود کاشت کرتا تھا، گرداوری میں اندراجات درست تصوّر ہونگے تاوقتیکہ اس کے نقیض ثابت نہ ہو۔

(۱۱) جہاں کوئی شخص محدود مالک کے منتقل الیہ کے توسل سے مزارع بنایا گیا ہو اور ایسا شخص خریف سال ۱۹۷۱ء سے متواتر ۲۰ سال قبل ایسی اراضی کاشت کرتا آ رہا ہو تو ایسا شخص کسی عدالتی حکام کے فیصلہ، ڈگری یا حکم کے باوجود اس اراضی پر خود کاشت کرتا ہوا متصوّر ہو گا۔

نوٹ:۔ ضمن ہذا کے مقاصد کے لئے "محدود مالک" کے وہ معنی ہونگے جو ہندو قانون کے متاکشرا

مکتب خیال کے تحت ہے۔

(۳) "مقررہ" سے مراد ایکٹ ہٰذا کے تحت وضع کردہ قواعد سے مقررہ ہے۔

(۴) "مالک متوقع" سے مراد ایسا شخص ہے جو ایکٹ ہٰذا کے تحت یا اسکے رو سے حقوق مالکانہ عطا کئے جانے کا حقدار ہو۔

(۵) "جدول" سے مراد ایکٹ ہٰذا کے ساتھ منسلک جدول۔

(۶) "معیاری ایکڑ" سے مراد ایسا معیاری رقبہ اراضی ہے جو جدول I کے احکام کے مطابق عام ایکڑ اراضی میں تبدیل کرنے کے قابل ہو۔

(۷) "کسان" سے مراد وہ مزارعہ ہے جو اراضی خود کاشت کرتا ہو۔

اور اس سے مراد و اس میں شامل وہ شخص یا اس کے قانونی وارثان بھی ہیں، جو اس اراضی کی خریف ۱۹۷۱ء میں کاشت کرتا تھا۔ اگر کوئی اراضی یکم ستمبر ۱۹۷۱ء اور یکم مئی ۱۹۷۳ء کے درمیانی وقفہ میں جائز طور فروخت ہوئی ہو، تو اس صورت میں اراضی خریدنے والا بھی اس سے مراد ہے۔ بشرطیکہ محکمہ مال کا مجاز آفیسر ایسی فروخت کو جائز تسلیم کرنے پر مطمئن ہو جائے۔

تشریح:۔ اگر کوئی شخص سال ۱۹۶۵ء میں ناگزیر حالت کی بناء پر اپنے اصلی رہائشی جگہ سے ہجرت کر گیا ہو تو اگر اس کی اراضی بحکم مجاز حکام کے کسی اور شخص کے قبضہ میں بحیثیت سپردار کے تھی۔ وہ شخص اس ترک شدہ اراضی کا کاشتکار تصور ہو گا۔

(۸) ایکٹ ہٰذا میں ایسے الفاظ اور اصطلاحات جنکی وضاحت نہیں کی گئی ہے، کے وہی معنی ہونگے، جو جموں و کشمیر بالغان ایکٹ سموت ۱۹۷۷، جموں و کشمیر ایکٹ سموت ۱۹۸۰، جموں و کشمیر ایکٹ معاملہ زمین سموت ۱۹۹۶، جموں و کشمیر گھر سے ہوئے اشخاص کا مستقل آبادکاری) قانون ۱۹۷۱ میں جیسا کہ قابل اطلاق ہوں۔

تشریح :- ضمنات ۸ اور ۱۱ کے مقاصد کے لئے جہاں کوئی شخص جس پہ متاکیشر مکتب خیال کا قانونِ اصلِ ہنود لاگو ہوتا ہو، کاغذات میں اپنی آبائی جائیداد کا مالک یا درمیانہ دار کے طور درج ہو، اگر یکم ستمبر ۱۹۷۱ء کو بقید حیات تھا تو اُس صورت میں اُس کے نرینہ وارثان اُس جائیداد کے مالکان یا درمیانہ داران، جیسی کہ صورت ہو، تصور نہ ہونگے۔

۳- استثنا :- ایکٹ ہذا کے احکامات، ماسوائے ان احکامات کے جن کی صراحت درج ذیل چارٹ کے کالم نمبر ۲ میں کی گئی ہے، اس کے کالم نمبر ۱ میں درج اقسام اراضی پر لاگو نہیں ہونگے۔

کالم ۱	کالم ۲
(۱) مہاجرین وطن کی اراضی	دفعہ ۴ کی تحتی دفعہ (۲) کی ضمن ج دفعات ۵، ۷، ۱۳ اور ۱۴ اور دفعہ ۲۶ کی تحتی دفعہ ۳۔

لیکن شرط یہ ہے کہ دیں طور کوئی امر۔

(۱) کسی مہاجرین کی اراضی پر کسی اکھڑے ہوئے شخص یا کسی دیگر شخص کو مالکانہ حقوق عطا نہیں کریگا، یا

(۲) کسی اُکھڑے ہوئے یا دیگر شخص کے قبضہ کے حقوق، یا قانونی ذمہ داری جو ایسے ایسی اراضی کی نسبت بالج الوقت کسی قانون، قاعدہ یا حکم کے ذریعہ یا اس کے تحت عطا کئے گئے ہوں، یا عائد کی گئی ہو، پر اثر انداز نہیں ہوگا یا اس میں مداخلت نہیں کرے گا۔

(ب) حکومت جموں وکشمیر یا حکومت ہند کی طرف سے ملکیت میں رکھی گئی، زیر قبضہ یا حصول کردہ اراضی ماسوائے :- | دفعہ ۲۶، ۳۱، ۳۸، ۳۹

کالم ۱

کالم ۲

(ا) ایسی اراضی کہ جو ایکٹ ہذا کے تحت ریاست میں عطا شدہ ہو، یا عطا شدہ متصوّر ہو، اور

(ب) ایسی اراضی جس کا تذکرہ جدول II میں ہے۔

(ج) ایسی اراضی جو کسی صنعتی یا تجارتی اِدارے کی ملکیت ہو یا جو حکومت نے صنعتی یا تجارتی یا رہائیشی مقاصد کے لئے الگ رکھی ہو، یا حاصِل کی ہو۔ — دفعہ ۳۱

لیکن شرط یہ ہے کہ ضمن ہٰذا کے تحت کوئی استثنا قابل عمل نہیں ہوگا۔ اگر ایسی تحقیقات، جس کی صراحت کی جائے گی، کے بعد حکومت کی یہ رائے ہو کہ ایسا صنعتی یا تجارتی اِدارہ اس اراضی کو اس مقصد کے لئے مقرّرہ مُدت کے اندر استعمال میں لانے میں ناکام رہا ہے۔

(د) ایسے تعلیمی اور دیگر عوامی اِداروں، جنہیں حکومت نے مشتہر کیا ہو، کی ملکیت میں، زیر قبضہ یا حاصل کردہ اراضی۔ ... ...

(ھ) تحت قانون قائم شدہ ریاستی یونیورسٹیوں اور ریاست کے میونسپلٹی اداروں، ٹاؤن ایریا کمیٹیوں، نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹیوں، کنٹونمنٹ بورڈوں اور دیگر مقامی اِداروں اور پنچائیتوں کی ملکیت میں زیر قبضہ یا حاصل کردہ اراضی۔ ...

ضلع لداخ سے باہر ایسے ناقابل کاشت رقبہ جات یا جو اراکھی، سماپٹ، گاہ کرنشم اور دیگر ایسے فہرست کی تنگل

کالم ۱	کالم ۲
میں ہو یا جہاں بالن یا چارہ اُگتا ہو اور جو ایسے علاقوں، جنہیں حکومت نے مشتہر کیا ہو، کی ملکیت جو فی کنبہ کے لئے چار معیاری ایکڑ سے زیادہ نہ ہو۔	دفعہ ۱۳ اور ۳۱
تشریح:- ضمن و کے مقاصد کے لئے متذکرہ رقبہ جات ناقابل کاشت ہونے چاہئیں اور بالن یا چارہ اُگانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہوں اور محکمہ مال کے کاغذات میں بھی ایسے ہی درج ہونے چاہیئے۔	
(م) ضلع لداخ میں ایسی اراضی جو بالن یا چارہ یا عمارتی لکڑی مثلاً اولنتھانگ، بیدزار، سفیدزار اُگانے کے لئے استعمال ہوتی ہو۔	دفعہ ۱۳ اور ۳۱
(ن) الاراضی۔	
ا۔ جو رائج الوقت کسی قانون کے تحت زیر حصول لائی گئی ہو۔	دفعہ ۳۱
(ii) پونچھ اور راجوری کے اضلاع کے غیر آباد دیہات میں واقع اراضی، جو حکومت نے مشتہر کئے ہوں۔	دفعہ ۳۱
(iii) ایسے سرحدی علاقوں میں واقع اراضی جو حکومت نے زراعت کے لئے غیر محفوظ قرار دئے ہوں۔	دفعہ ۳۱
لیکن شرط یہ ہے کہ ایکٹ ہذا کے ایسے احکامات جو حکومت نے نوٹیفائی کئے ہوں، ایسے اراضیات میں اس صورت میں لاگو ہوں گے جبکہ ایسی اراضیات پھر سے واپس کی جائے یا جس پر پھر سے قبضہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ یا کاشت کے لئے محفوظ بن جائیں جیسی کہ صورت ہو۔	

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
(ن) نجی چشمے۔ کنوئیں اور دیہی سڑکیں۔	...
(ش) رہائشی عمارات یا تعمیرات معہ اُن کے ماتحت و ملحقہ اراضی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ایسی رہائشی عمارتیں یا تعمیرات کے تحت یا اُن کے ملحقہ رقبہ معہ اُس اراضی کے جسے ضمن (ل) کے تحت مستثنےٰ کیا گیا ہو، یا رکھا گیا ہو، اور اُس رقبہ کے جو کسی میونسپل حدود، نوٹیفائیڈ ایریا، ٹاؤن ایریا، دیہی آبادی میں واقع کسی عمارت کے تحت ہو، فی کنبہ کے لئے چار کنال سے زائد نہ ہو۔ مزید شرط یہ ہے کہ ایسی استثنےٰ کوئی شخص اپنی ذاتی استعمال یا کسی کواپریٹو سوسائٹی جسکا وہ شخص ممبر یا دونوں کے لئے استعمال کرے بشرطیکہ مجموعی طور زیر کار لایا گیا رقبہ فی کنبہ چار کنال سے تجاوز نہ کرے۔	دفعہ ۳۱
(ک) ایسی اراضی جو حکومت نے کاہچرائی کے میدان یا کسی عوامی مقصد کے لئے مخصوص رکھی ہو۔	دفعہ ۳۸۔
(ل) ضمن (ش) کے منسلک شرائط کے تابع رہائشی مقاصد کے لئے مخصوص کردہ یا حاصل کردہ اراضی۔	دفعہ ۳۱
(م) عیسائیوں کا مقبرہ، شمشان بھومی، قبرستان اور محکمہ مال کے کاغذات میں درج ایسی اراضی جو خریف ۱۹۷۱ء میں عبادت گاہوں کے تحت یا اُن کے ملحقہ ہو۔	...
(ن) اراضی جو جموں و کشمیر خاتمہ جاگیرداری ایکٹ بابت سمت ۲۰۰۷ کے تحت سرکار کو عود ہوئی ہو اور ایسی اراضی جو اُس قانون کی دفعہ ۶ کے تحت شاملات کے تحت ..... رکھی گئی ہو۔	

۱) خود کاشت میں رکھی گئی تھی۔

۲) کسان کے ذریعہ رکھی گئی تھی۔

دفعہ ۱۵- ضمن ۱ دفعہ ۱۶ دفعہ ۴ کے تحتی تنک ۱، دفعات ۵، ۶ دفعہ ۸ کے تحتی تنک ۲، دفعہ ۹ کے تحتی تنک ۱، ۸، دفعہ ۱۵ اور دفعہ ۱۶ کے تحت ضمن (ب)

(ی) کواپریٹیو فارمنگ سوسائٹی کے زیر قبضہ اراضی یا حصول کردہ اراضی۔

لیکن شرط یہ ہے کہ سوسائٹی کا کوئی حصہ دار معہ اُس کنبہ جس سے وہ تعلق رکھتا ہو کے دیگر افراد کے اگر کوئی ہو، حدِ رقبہ سے زائد اراضی بشمول اُس اراضی کے جو ایسی سوسائٹی میں اُس کا حصہ ہو، نہیں رکھے گا۔

ا۔ ۳۔ اس قانون یا موجودالوقت کے لئے نافذالعمل کسی قانون میں درج کسی امر کے باوجود اگر کسی مہاجر کی زمین کسی بھی اُکھڑے ہوئے شخص کے ذاتی کاشت میں ہو، تو ایسا شخص اس زمین کا مزارعہ موروثی تصوّر ہوگا اور ایسا ہی اندراج بھی کیا جائے گا۔ وہ مالیہ اراضی اور دیگر محصولات جو مقرر ہوں، ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

شرط یہ ہے کہ ایسے اُکھڑے ہوئے اشخاص مستقل اراضی قانون کے دفعات کے تابع ایسے مزارعان حقوق فروخت، رہن یا ہبہ کرسکتے ہیں اور قانون مزارعان کے دفعہ ۶۰ کا اطلاق اس انتقال پہ نہ ہوگا۔

باب دوم
اراضی کے حقوق پر پابندی

دفعہ ۴۔ ذاتی کاشت میں نہ لائی گئی اراضی کے حقوق سرکار کو عود ہونا :- ا۔ موجود الوقت کے لئے نافذ العمل کسی قانون میں درج کسی امر کے باوجود لیکن باب ہذا کے احکامات کے تابع کسی شخص کی ایسی اراضی، جو وہ خریف ۱۹۷۱ء میں خود کاشت نہیں کرتا تھا، پر تمام حقوق، استحقاق اور مفاد ختم ہوئے متصور ہوں گے اور تمام بار کفالت کے بغیر حکومت کو یکم مئی ۱۹۷۳ء کو عود شدہ متصور ہوں گے۔

۲- ضمن (۱) مندرجہ ذیل پر لاگو نہیں ہوگا۔

(ا) ضلع لداخ میں گمپاؤں کے قبضہ میں اراضی۔

لیکن شرط یہ ہے کہ ایسی اراضی کے کاشتکاراں کے حقوق اُس قانون جانشینی کے مطابق موروثی ہونگے جو قابض موروثی مزارعان پہ اطلاق پذیر ہوتا ہو اور یہ کہ کوئی کاشتکار یا اُس کا وارث نقدی یا جنس کی صورت میں لگان کا ایسا حصہ دینے کا پابند نہ ہوگا جو رائج لگان سے تجاوز کرے۔

(ب) (i) زمین کا ایسا رقبہ جو رہائشی مکانات کے رقبہ جات، بیدزار، سفیدزار کے سمیت ۱۸۲ کنال سے تجاوز نہ کرے اور

(ii) کاہ کرشم۔ اداک، رکاپ و ایسی اراضی جو معہ ایسی اراضی کے جس پر جلانے کی لکڑی وچارہ اُگایا جاتا ہو، ناقابل کاشت ہو۔

(iii) ایسے عبادت گاہوں، وقف یا دھرم شالوں کے زیر قبضہ ہو، جو محکمہ مال کے ریکارڈ میں اسطرح درج ہوں یا حکومت جن کو وقتاً فوقتاً نوٹیفی کرے۔

شرط یہ ہے کہ کاشتکاران کے حقوق ایسے قانون جانشینی کے مطابق موروثی

ہونگے جس کا اطلاق قابض کاشتکاران پر ہوتا ہے۔

(ج) جدول II میں درج اراضی جو اکھڑے ہوئے شخص کو الاٹ ہوئے ہوں۔

لیکن شرط یہ ہے کہ :-

(i) ایسی اراضی اور مہاجرین کی اراضی، اگر کوئی ہو، جو اس اکھڑے ہوئے شخص کو الاٹ ہوئی ہو۔ ایک سے زیادہ دیہات میں واقع ہو، اور

(ii) ایسا اکھڑا ہوا شخص اس اراضی پر خریف ۱۹۷۱ء میں کم سے کم ایک گاؤں میں خود کاشت کرتا ہو۔

دفعہ ۵- حد رقبہ سے زائد خود کاشت رقبہ سرکار کو حاصل ہونا۔ ۱- موجودالوقت کے لئے نافذ العمل کسی قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود لیکن باب ہٰذا کے احکامات کے تابع۔

(ا) اگر یکم ستمبر ۱۹۷۱ء کو کسی شخص کے پاس خود کاشت میں اراضی بحیثیت مالک، مزارعہ یا کسی دوسرے طریقہ سے زائد از حد رقبہ تھی تو حد رقبہ سے زائد رقبہ پر اس شخص کے حقوق ملکیت، اور مفاد حکومت کو تمام بار کفالت کے بغیر یکم مئی ۱۹۷۳ء کو عود شدہ متصور ہوں گے۔

(ب) اگر یکم ستمبر ۱۹۷۱ء کو کسی کنبہ کے افراد کے پاس مشترکہ طور یا علیحدہ طور کل رقبہ خود کاشت میں بحیثیت مالک، مزارعہ یا کسی دوسرے طریقہ سے، زائد از حد رقبہ تھا، تو حد رقبہ سے زائد رقبہ پر ان افراد کے حقوق، ملکیت و مفادات تمام بار کفالت کے بغیر یکم مئی ۱۹۷۳ء سے سرکار کو عود شدہ متصور ہوں گے۔

(۲) ایسے شخص یا کنبہ کے سربراہ، جیسی کہ صورت ہو، کو یہ مرضی ہوگی کہ وہ ایسے طریقہ اور شرائط کے تحت جن کی صراحت کی جائے گی۔ ایکٹ ہٰذا میں مقرر کردہ حد کے اندر ایسی اراضی کا انتخاب کرے جو ایسا فرد یا کنبہ اپنے پاس رکھنے کا خواہشمند ہو۔ شرط یہ ہے کہ ایسی اراضی کا انتخاب حد بندی شدہ جنگل میں سے نہیں کیا جا سکتا ہے۔

شرط یہ ہے کہ کسی کنبہ کے مختلف افراد کے زیر قبضہ اراضی سے کیا گیا انتخاب

اس اراضی کے رقبہ کے متناسب ہوگا جو کنبہ کے ہر فرد کے قبضہ میں ہو تاوقتیکہ بیوی اور شوہر بنوع دیگر اس سے متفق نہ ہوں۔

دفعہ ۶۔ چند صورتوں میں رہائشی مکان اور اس کے ساتھ منسلک جگہ و اراضی سرکار کو عود ہونا۔

۱۔ موجود الوقت کے لئے نافذ کسی قانون، معاہدہ، دستاویز، رسم و رواج یا کسی فیصلہ، عدالتی ڈگری یا حکم میں مندرج کسی امر کے باوجود لیکن باب ہٰذا کے احکامات کے تابع جہاں :-

(الف) یکم ستمبر ۱۹۷۱ء کو کسی ایسے شخص جو کاشتکار ہو یا شیڈول ذات کا ہو یا بے زمین زرعی مزدور ہو یا گوجر یا بکروال یا گڈی ہو یا بے زمین مزدور جو زرعی پیشہ سے وابستہ ہو، کے قبضہ میں رہائشی مکان ہو۔ اور

(ب) ایسے مکان رہائشی کی جگہ اور اس کے ساتھ منسلک اراضی ایسے شخص کی ملکیت میں نہ ہو تو ایسے رہائشی مکان اور جگہ و اس کے ساتھ منسلک اراضی پر تمام حقوق، ملکیت و مفادات ختم شدہ متصور ہونگے اور یکم مئی ۱۹۷۳ء کو سرکار کو عود ہونگے۔

لیکن شرط یہ ہے کہ اگر ایسے رہائشی مکان کو اُس شخص یا اُس کے پیش روؤں نے اپنے خرچہ سے تعمیر کیا ہو، تو اُس کے حقوق، ملکیت و مفادات، حکومت کو عود نہ ہونگے۔

مزید شرط یہ ہے کہ اگر ایسا شخص ایکٹ ہٰذا کے آغاز کی تاریخ سے مسلسل دس سال قبل کے عرصہ تک ایسے رہائشی مکان پر قابض تھا تو یہ تصور کیا جائے گا کہ اُس نے مکان پر اُس خدمت کے عوض جو اُس نے مکان کے تحت و اُس کے منسلک اراضی کے مالک کی کی ہو، ملکیت حاصل کرلی ہے۔

(۲) لازم ہے کہ تحتی ضمن (۱) میں مندرج ایسے کسی رہائشی مکان کے تحت یا اس کے ملحقہ رقبہ بشمول اس رقبہ کے جو میونسپل ایریا کمیٹی ٹاؤن ایریا کمیٹی یا نوٹیفائیڈ ایریا یا آبادی دیہہ میں واقع کسی عمارت کے تحت یا اس سے ملحقہ ہو اور بشمول ایسی اراضی جو دفعہ ۳ کی ضمنیات (ش)، اور (ل) کے ذریعہ مستثنےٰ ہو، ایسے شخص اور کنبہ کے تمام ارکان اگر کوئی ہوں، جس کا وہ رکن ہو، کل ۴ کنال سے تجاوز نہ کرے۔

دفعہ ۷ سابقہ زمیندار کی جانب سے فی الواقع خود کاشت کرنے پر بحالی :- (۱) دفعہ ہٰذا کے دیگر احکامات کے تابع —

(ا) کوئی ایسا شخص جسکے اراضی پر حقوق دفعہ ۴ کے تحت ختم ہو گئے ہوں اور جو خریف ۱۹۷۱ء میں کاشتکار سے براہ راست لگان وصول کرنے کا حقدار تھا، وہ فی الواقع ذاتی طور خود کاشت کرنے کے لئے حد بندی شدہ جنگلات سے باہر اراضی دوبارہ حاصل کرسکتا ہے۔

(ب) جہاں دفعہ ۴ کے تحت کسی کُنبہ کے ایک یا ایک سے زائد افراد کے حقوق اراضی پر سے ختم ہو گئے ہوں اور ایسا فرد یا افراد خریف ۱۹۷۱ء میں کاشتکار سے براہ راست لگان وصول کرنے کے حقدار تھے، تو ایسی صورت میں ایسا فرد یا افراد فی الواقع ذاتی طور کاشت کرنے کے لئے اراضی حاصل کرسکتے ہیں۔

(ج) ایسا اُکھڑا ہوا شخص جسے مہاجرین کی زمین یا جدول II میں شامل کردہ زمین الاٹ کی گئی ہو، جو ذاتی طور ایسی زمین پر کاشت نہ کر رہا ہو، وہ فی الواقع ذاتی کاشت کے لئے ایسی زمین حاصل کرے۔

(۲) ضمنی دفعہ ۱ کے ذریعہ اجازت دی گئی زمین کی بحالی حسب ذیل شرائط کے تابع ہوگی۔

(ا) بحالی کے لئے درخواست ایکٹ ہٰذا کے نفاذ کی تاریخ کے ۶ ماہ کے اندر صراحت کردہ طریقہ سے دی جانی چاہئے۔

(ب) بحالی کے لئے درخواست دہندہ ایکٹ ہٰذا کے نفاذ کے ۶ ماہ کے اندر ایسی اراضی کو ذاتی طور کاشت کرنے کے مقاصد کے لئے ایسے گاؤں میں جہاں بحال ہونے والی اراضی واقع ہو، یا اُس کے ملحقہ کسی گاؤں میں رہائش اختیار کرنا چاہئے۔ ماسوائے اُس شخص کے جو حفاظتی افواج میں ملازمت کرتا ہو۔ ایسا شخص حفاظتی افواج میں کام چھوڑنے کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر ایسی رہائش اختیار کرنا چاہئے۔

شرط یہ ہے کہ اگر کسی اُکھڑے ہوئے شخص کو ایک سے زیادہ دیہات میں اراضی الاٹ کی گئی ہو، تو وہ ایسی رہائش ان دیہات میں سے کسی ایک گاؤں یا اُس سے ملحقہ گاؤں میں کرسکتا ہے۔

(ج) ایسی اراضی جو کسی ایسے کاشتکار کے زیر قبضہ ہو، جو لگان دیہی مالیہ (حسب پرتہ دیہہ) مع یا بغیر مالکانہ کے ادا کرتا ہو یا جو موروثی مزارعہ ہو، بحال نہیں کی جا سکتی ہے۔

(د) کوئی بھی ایسا شخص جو یا تو خود یا اُس کے کُنبہ کا کوئی بھی فرد انکم ٹیکس ادا کرتا ہو، اراضی بحال نہیں کر سکتا ہے۔

(ھ) اگر کسی شخص نے یکم ستمبر ۱۹۷۱ء یا اُس کے بعد اپنی خود کاشت اراضی فروخت، ہبہ یا وصیت کے ذریعہ منتقل کی ہو، تو ایسا شخص اراضی بحال نہیں کر سکتا ہے۔

(ر) تحتی دفعہ ۳ کے احکامات کے تابع بحال کی جانے والی اراضی کی حد کا تعین حسب ذیل طریقہ سے کیا جائے گا۔

(i) جہاں خریف ۱۹۷۱ء میں بمطابق ریکارڈ کوئی شخص مزارعہ سے جنس کے طور پر لگان لینے کا مستحق تھا تو ایسی صورت میں ایسے شخص کے لئے بحالی کے قابل اراضی کی حد کا تناسب کل رقبہ سے ایسا ہوگا جو جنس کی صورت میں کل لگان کا کل پیداوار کے برابر ہو۔

(ii) لازم ہے کہ جہاں بمطابق ریکارڈ کوئی شخص خریف ۱۹۷۱ء میں نقدی کی صورت میں لگان لینے کا مستحق تھا۔ ایسی صورت میں ایسے شخص کو بحال کی جانے والی اراضی کی حد جنس کی صورت میں لگان کی حد کے ذریعہ، جس کا نقدی کی صورت میں دفعہ ۹ کی تحتی دفعات ۸ اور ۳ کے احکامات کے مطابق معاوضہ دیا جا سکتا ہے، باقاعدہ بنائی جائے۔

(iii) یکم اپریل ۱۹۶۵ء کے روز یا اُس کے بعد دفاعی افواج میں زیر ملازمت کسی شخص، دفاعی افواج کا سابقہ فوجی، کسی بیوہ، یتیم یا نابالغ یا پاگل یا بے وقوف یا فاترالعقل، شخص یا معذور یا بڑھاپے اور ناتوانی کی وجہ سے ناکارہ شخص کو زمین کی حد سے ۲۰ فیصد زائد اراضی حاصل کرنے کی اجازت ہوگی، جو بنوع دیگر ضمنیات (i) یا (ii) کے تحت قابل بحال ہو۔

(د) کوئی بھی ایسا شخص جسکے یا جسکے کُنبہ کے کسی فرد کے پاس ایک سو کنال سے زائد باغات ہوں، زمین واپس حاصل کرنے کا حقدار نہ ہوگا۔

۳- لازم ہے کہ کل اراضی جو بحال کرنے والا کوئی شخص اپنے کنبہ کے دیگر افراد اگر کوئی ہوگا جس کا وہ خود رکن ہے کے ساتھ بحالی کے بعد ذاتی کاشت میں رکھے گا - ایسا شخص تحتی دفعہ ۲ کی ضمن و کی تحتی ضمن (i) میں متذکرہ اشخاص کے زمرہ میں آتا ہو تو وہ ۶½ معیاری ایکڑ سے تجاوز نہ کرے اور دوسری صورتوں میں ۵ معیاری ایکڑ سے تجاوز نہ کرے -

لیکن شرط یہ ہے کہ دفاعی فوج کا کوئی سابقہ فوجی یا دفاعی فوج کا کوئی فوجی ایسی تحتی دفعہ کے مقررہ کردہ حد سے مزید ایک معیاری ایکڑ زمین واپس حاصل کرسکتا ہے -

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی بھی ایسا شخص جو ضمن (د) تحتی دفعہ ۱ کے تحت زمین واپس حاصل کرنے کا حقدار ہوگا ، اپنے قبضہ میں زمین معہ باغات کے ۱۰۰ کنال سے زاید نہ رکھتا ہو -

۴- لازم ہے کہ دفعہ ہذا کے تحت اراضی حاصل کرنے والے شخص کو مہاجرین کی اراضی کے علاوہ ایسی زمین پر مالکانہ حقوق عطا کئے جائیں اور اس کو اس اراضی کا قبضہ مزارعہ کی جانب سے ایسی اراضی پر کھڑی فصل ، اگر کوئی ہو ، کاٹنے کے بعد دیا جائے - اور ایسی صورت میں جب زمین پہ فصل کھڑی نہ ہو بلکہ اسے بیج بونے کی غرض سے تیار کیا گیا ہو ، مزارعہ کو صراحت کردہ طریقہ میں ادائیگی کرنے کے بعد ، اُسے قبضہ دیا جائے -

۵- اگر کوئی شخص جسنے کہ اراضی بحال کی ہو ، بحال شدہ اراضی کو بحال کرنے کے ایک سال تک زیر کاشت نہ لاسکا تو ایسی اراضی سرکار کو عطا ہوگی - ماسوائے ایسی صورت کے جہاں ایسا شخص اراضی کو اُن وجوہات کی بناء پہ زیر کاشت نہ لاسکا جو اُس کے اختیار سے باہر تھے -

۶- لازم ہے کہ بحال کی جانے والی اراضی کی نشاندہی محکمہ مال کے ذریعہ صراحت کردہ طریقہ میں کی جائے جس میں دونوں فریقین کی جانب سے سہولیات کو ملحوظ خاطر رکھا جائے -

بشرطیکہ [illegible] ۶ میں متذکرہ [illegible] طریقہ اراضی کو حاصل نہیں کیا [illegible]

تشریح :- لازم ہے کہ تحتی دفعہ ہٰذا کے مقاصد کے لئے رہائشی مکان کے تحت اور اس کے ملحقہ اراضی بشمول اُس اراضی کے جو دفعہ ۳ کے ضمنیات (ش) اور (ل) کے ذریعہ مستثنےٰ کی گئی ہو اور بشمول اُس اراضی کے بھی جو میونسپل ایریا، ٹاؤن ایریا، نوٹیفائیڈ ایریا یا آبادی دیہہ میں واقع کسی تعمیر یا عمارت کے تحت یا ملحقہ ہو، ایک کنبہ کے لئے چار کنال سے تجاوز نہ کرے۔

۷- آپس کی رضامندی سے اراضی بحال کرنے کی اجازت نہ ہو گی، اگر ایسی رضامندی کے نتیجہ میں سابقہ زمیندار اُس اراضی کے علاوہ زائد اراضی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے، جس کا اُسے دفعہ ہٰذا کے احکامات کے مطابق حق ہے۔

دفعہ ۸۔ متوقع مالک کو اراضی پر حقوق مالکانہ عطا کرنا :- لازم ہے کہ رائج الوقت کسی قانون میں درج کسی امر کے باوجود لیکن دفعات ۵ اور ۱۴ کے احکامات کے تابع جہاں دفعہ ۷ کے تحت سابقہ مالک اراضی حاصل کرے۔ ایسی صورت میں مزارعہ کو جس سے اراضی حاصل کی جائے یا اُس کے قانونی وارثوں کو جیسی کہ صورت ہو، حسب ذیل طریقہ پر اراضی حاصل کرنے کے بعد ایسی اراضی جو اُس کے پاس یا اُس کے قانونی وارثوں کے پاس باقی رہ گئی ہو، پر مندرجہ ذیل طریقہ پر مالکانہ حقوق عطا کئے جائیں، یعنی کہ :-

(الف) جہاں سابقہ زمیندار دفعہ ۷ کی تحتی دفعہ (۲) کی ضمن (و) کے تحت اجازت دی گئی تمام اراضی کو بلا ادائیگی لیوی دوبارہ حاصل کرے اور جونہی سابقہ زمیندار کو دوبارہ حاصل کردہ اراضی پر قبضہ دیا جائے، اور

(ب) جہاں سابقہ زمیندار دفعہ ۷ کی تحتی دفعہ ۳ کے احکامات کی وجہ سے دفعہ ۷ کی تحتی دفعہ (د) کے تحت اجازت دی گئی تمام اراضی دوبارہ حاصل نہ کرے۔

(۱) ایسی لیوی ایسے طریقہ پر جس کی صراحت جدول III میں کیا گیا ہے ایسی اراضی کے حقہ کے لئے جو دفعہ ۷ کی تحتی دفعہ (۲) کی ضمن و کے تحت اگرچہ سابقہ زمیندار کی جانب سے قابل بحالی تھی لیکن دفعہ ۷ کی تحتی دفعہ (۳) کے احکامات کی وجوہات سے بحالی نہ کی گئی ادا

مالکانہ حقوق حاصل نہ کرے۔

(۲) لازم ہے کہ حکومت ایسے طور و طریقہ پر جس کی کہ صراحت کی جائے گی، سابقہ زمیندار یا اس کے وساطت سے دعویٰ کرنے والے شخص کو ایسا لگان، اس میں سے ۱۰ فیصدی رقم بطور اخراجات وصولی منہا کرنے کے بعد، اس مدت تک ادا کرنے کا انتظام کرے، جس کی صراحت تحتی دفعہ (۱) میں کی گئی ہو۔

(۳) لازم ہے کہ حکومت دفعہ ہذا کے مقاصد کے لئے مختلف اقسام زرعی پیداوار کے برابر نقدی وقتاً فوقتاً مشتہر کرے۔

(۴) جہاں تحتی دفعہ (۱) میں درج سابقہ زمیندار یکم مئی ۱۹۷۳ء سے قبل کسی اراضی پر کسی مالک کے تحت بحیثیت ایک درمیانہ دار قابض ہو، تو ایکٹ ہذا میں مندرج کوئی بھی امر درمیانہ دار کی جانب سابقہ مالک کو اس اراضی کے لئے لگان ادا کرنے (ایسے لگان سے یہ جمع کرنے کا خرچہ حاصل کرنے کے بعد) کی ذمہ داری پر اثر پذیر نہیں ہوگا۔ اور یہ کرایہ ایسے سابقہ درمیانہ دار کی طرف سے یہ رقم وضع کرنے کے بعد اس سابقہ مالک کو واجب الادا ہوگا، جیسے کہ اُن کے حقوق دفعہ ۴ کے تحت ختم نہ ہوئے ہوں اور جموں و کشمیر ایکٹ مزارعان بابت سموت ۲۰۰۹ء کے لگان کی وصولی کے متعلق احکامات اس پر لاگو ہونگے۔

(۵) سابقہ درمیانہ دار یا سابقہ مالک سرکار یا ایسے سابقہ درمیانہ دار سے جیسی کہ صورت ہو، لگان حاصل کرنے کا حق قانونی جانشینی کے مطابق جو اس پر اس اراضی پر حقوق ختم ہونے سے قبل اطلاق پذیر تھا موروثی ہونگے اور دفعہ ۳۴ کے احکامات کے تابع قابل انتقال ہونگے۔

(۶) رائج الوقت کسی قانون یا قاعدے کے تحت کسی سابقہ زمیندار کو واجب الادا مالیہ اراضی، جدید اور واجبات کی ذمہ داری اس عرصے کے دوران جاری رہے گی، جس کے دوران اسے حکومت یا سابقہ درمیانہ دار سے جیسی کہ صورت ہو، لگان حاصل ہوتا رہے گا۔ اور جموں و کشمیر ایکٹ معاملہ زمین بابت سموت ۱۹۹۶ء کے مقاصد کے لئے ایسا سابقہ

مالک زمین کھیوٹ دار تصور ہوگا۔

۷۔ لازم ہے کہ یکم مئی ۱۹۷۳ء سے ایکٹ ہٰذا کے آغاز کی تاریخ تک قابل ادائیگی لگان کے بقایاجات حکومت مزارعان سے ایسے طریقے پر، جو حکومت نوٹیفائی کرے، وصول کرے اور سابقہ زمیندار کو ۱۰ فیصدی بطور اجرت وصولی منہا کرنے کے بعد ادا کرے۔

۸۔ یکم مئی ۱۹۷۳ء سے قبل جنس کی صورت میں لگان قابل وصول ہونے کی صورت میں دفعہ ہٰذا کے تحت متوقع مالک سے قابل وصول لگان کا شمار کرنے کے مقاصد کے لئے پیداوار کے حسب ذیل شرحیں اپنائی جائیں گی یعنی کہ:۔

(۱) جہاں متوقع مالک اور سابقہ مالک رضامند ہوں، دونوں کی جانب سے طے شدہ پیداوار کی شرح۔

(۲) جہاں متوقع مالک اور سابقہ مالک کے درمیان کوئی اتفاق نہ ہو، ریٹ چکلہ۔

(۳) جہاں محکمہ مال کے آفیسر کو شکائیت موصول ہو کہ ریٹ چکلہ اصل پیداوار کی شرح سے زیادہ ہے، پیداوار جو کلکٹر سرسری تحقیقات کے بعد مقرر کرے گا اور

(۴) جہاں ریٹ چکلہ دستیاب نہ ہوں، وہاں ایسی شرح جو حکومت ضروری تحقیقات کے بعد اعلان کرے گی۔

دفعہ ۱۰۔ اراضی بررہن:۔ (۱) جہاں ایسی آراضی جو دفعہ ۴ یا دفعہ ۵ کے تحت حکومت کو عود ہوئی ہو، بلا قبضہ کے رہن رکھی گئی ہو، اور ایسا رہن اُس تاریخ تک قائم ہو جس تاریخ کو کہ ایسی اراضی پر حقوق ختم ہونے کے عوض جدول III کے احکامات کے مطابق ادائیگی کرنی ہو، اس صورت میں کسی قانون میں درج کسی امر، ڈگری یا عدالت کے حکم یا معاہدہ کے باوجود مرتہن کو ایسی رقم، ایسے طریقہ اور ایسے ضابطہ کے مطابق جو مذکورہ صدر جدول میں درج ہے، ادا کی جائے۔

(۲) لازم ہے کہ جہاں اراضی رہن با قبضہ رکھی گئی ہو اور رہن ایکٹ ہٰذا کے نفاذ

کی تاریخ کو قائم ہو، ایسی صورت میں ایسی اراضی کی بحالی کسی قانون میں مندرج کسی امر، ڈگری یا عدالت یا ریونیو آفیسر کے حکم یا کسی معاہدہ کے باوجود حسب ذیل طریقہ اور ضابطہ کے مطابق عمل میں لائی جائے یعنی کہ:۔

(۱) جائز ہے کہ راہن ایسی اراضی کی بحالی کے لئے اُس کلکٹر کے پاس درخواست پیش کرے جس کا کہ اُس علاقہ میں دائرہ اختیار ہو، جہاں پر اراضی واقع ہو، کلکٹر ایسی درخواست موصول ہونے پر مرتہن اور راہن کے عذرات سُنے گا اور ایسی مزید تحقیقات جو ضروری ہو، کرے گا۔

(ب) (i) جہاں کلکٹر کو معلوم ہو کہ مُرتہن کی طرف سے حاصل کردہ مفادات کی مالیت ایسی لاگت جو کہ ایسے مرتہن نے رہن نامہ کی شرائط کے مطابق ترقیات کے کاموں پر اگر کوئی ہو، پر لگائی ہو اور اس کے علاوہ اصل رقم کے ڈیڑھ گنا کے برابر ہو، یا اُس سے زاید ہو تو وہ ایک تحریری حکم کے ذریعہ ہدایت کرے گا کہ رہن کو فارغ کیا جائے اور راہن کو اراضی پر بذات خود قبضہ دلوائے۔

(ii) جہاں کلکٹر کو معلوم ہو کہ مرتہن کی طرف سے حاصل کردہ مفادات کی مالیت ایسی لاگت ترقیات جو کہ ایسے راہن نے رہن نامہ کے شرائط کے مطابق اگر کوئی ہو، کی ہو اور اس کے علاوہ اصل رقم کے ڈیڑھ گنا سے کم ہو تو وہ ایک تحریری حکم کے ذریعہ ہدائیت کرے گا کہ رہن کردہ اراضی مرتہن کو واپس کی جائے اور اس کو اس کا قبضہ راہن کو واجب الادا رقم کی ادائیگی، اگر کوئی ہو، ادا کرنے کے تابع رہے گا۔

لیکن شرط یہ ہے کہ واجب الادا رقم کی تشخیص کرتے ہوئے اصل زر پر سود ایسی شرح سے جو ۔ فیصد سے زائد نہ ہو، عاید کیا جائے گا۔

مزید شرط یہ ہے کہ کسی بھی صورت میں اصل زر اور اس پر سود کی رقم اصل زر کے ڈیڑھ گنا سے تجاوز نہ کرے گا۔ مزید شرط یہ ہے کہ جہاں رہن شدہ اراضی دس سال سے کم مُدت کے لئے یا ایسے میعاد کے لئے مرتہن کے قبضہ میں رہی ہو، جس عرصہ

کے دوران رہن نامہ کی شرائط کے مطابق رہن کو جاری رہنا تھا تو یہ اس امر کا واضح ثبوت ہوگا کہ مرتہن نے اصل زر کا ڈیڑھ گنا بشمول ترقیات کی لاگت، اگر کوئی ہو، حاصل کیا ہے۔

(ج) جاننا ہے کہ ایسی صورت میں جہاں کلکٹر کو اس بات کا پتہ چلے کہ ضمن (ب) کے تحت مرتہن کو کوئی رقم واجب الادا ہے، تو وہ راہن سے اس طرح واجب الادا رقم ایسی برابر سالانہ قسطوں میں جن کی تعداد دس سے تجاوز نہ کرے، جمع کرنے کے لئے حکم دے اور وہ قسطوں کا تعین کرتے وقت راہن کی قوت ادائیگی کا خیال رکھے۔

(د) واجب الادا رقم کا تعین کرنے میں کلکٹر راہن کو مرتہن کی طرف سے قسطوں میں آنے والی مدت کے دوران حاصل ہونے والے فوائد کی مالیت مجرا دیگا۔

(ھ) کلکٹر حکم دے سکتا ہے کہ واجب الادا رقم جمع کرنے کے بدلے مرتہن رہن شدہ اراضی کے فوائد ایسی مدت کے لئے حاصل کرے گا۔ جس مدت کا تعین کلکٹر واجب الادا رقم اور زمین سے حاصل ہونے والے فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے کرے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ایسی ہر مدت دس سال سے تجاوز نہ کرے۔ یا اس میعاد سے زائد نہ ہوگی، جس میعاد تک کے لئے رہن رہن نامہ کے شرائط کے مطابق قائم رہنا تھا۔ ان دو صورتوں میں صرف اس صورت کو اختیار کیا جائے گا۔ جو کمتر ہو اور اس مدت کا حساب اس تاریخ سے کیا جائے گا جس تاریخ پر راہن زیر رہن اراضی کو اپنے قبضہ میں لے۔

(و) رقم جمع کرنے سے متعلق حکم کی تعمیل راہن کی طرف سے اس وقت مکمل تصور کی جائے گی۔ اگر واجب الادا ساری رقم قسطوں کے دائرے میں آنے والی مدت کے دوران جمع کی جائے۔

دفعہ ۱۱۔ اراضی پر حقوق کے خاتمے کے عوض ادائیگی :- باب ہذا کے دیگر احکامات کے تابع اراضی اور اس پر حقوق جو دفعہ ۴ یا دفعہ ۵ یا دفعہ ۱۶ کے تحت چھینے گئے یا

ختم کئے گئے ہوں، اس تاریخ سے جس تاریخ کو ایسی اراضی اور اُس کے حقوق سرکار کو حاصل ہوئے ہوں، سرکار کو حصول شدہ تصور کئے جائینگے اور ان کے عوض ادائیگی کا تعین جدول III کے احکامات کے مطابق کیا جائے گا اور ادائیگی کیجائیگی

لیکن شرط یہ ہے کہ جہاں سابقہ زمیندار اراضی بحال کرے، وہ ایسی اراضی پر جو بحال کرنے کے بعد مزارعہ کے پاس رہے۔ حقوق کے ختم ہونے کے عوض ادائیگی کا حقدار نہیں ہوگا۔ ماسوائے اُس رقبہ کے جو ایسی اراضی اگر کوئی ہو، جس کے ذریعہ سے دفعہ ۷ کی شق ۳ کے تحت اصل میں بحالی کی جانے والی جائز اراضی اس رقبہ سے کم ہو، جو دفعہ ۷ کی شق دفعہ ۲ کی ضمن ھ کے تحت قابل بحالی تھی اور ایسے سابقہ زمیندار کا حق جو اُسے دفعہ ۹ کے تحت لگان وصول کرنے سے متعلق تھا ختم ہو جائے گا۔ ماسوائے اس حد کے جس کا تذکرہ اُوپر آیا ہے جونہی کہ اُس کو بحال کردہ اراضی پر قبضہ دیا جائے۔

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں کوئی اراضی کسی شخص کی طرف سے ذاتی کاشت کے لئے زیر قبضہ ہو، تو وہ ایسی اراضی کے کسی حصہ کے لئے جس پر رائج الوقت کسی قانون کے تحت حد رقبہ اطلاق پذیر ہو، اُس پر کھڑی کسی عمارت یا تعمیر یا اُس کے ساتھ ملحق ہو، کی نسبت اپنے حقوق کے معاوضہ کا اس شرح کے حساب سے حقدار ہوگا جو اس کی بازاری قیمت سے کم نہ ہو۔

دفعہ ۱۲۔ بیع معاہدہ۔ جہاں کوئی سابقہ مالک اراضی یا اگر یکم مئی ۱۹۷۳ء سے قبل ایسے سابقہ مالک الاراضی نے اپنے تحت کسی درمیانہ دار کو رکھا ہو تو ایسا سابقہ مالک وسابقہ درمیانہ دار مشترکہ طور اراضی بامتوقع مالک، ایک معاہدہ کے ذریعہ جو جموں وکشمیر رجسٹریشن ایکٹ بابت سمت ۱۹۷۷ کے تحت تحریری طور تصدیق کیا گیا ہو یا جو ایک ریونیو آفیسر جس کا رتبہ تحصیلدار سے کم نہ ہو سے تصدیق شدہ ہو،

(الف) بالترتیب باہمی طور متفقہ رقم وصول کیا تسلیم کریں اور اس کی نسبت رسید دے / یا

(ب) اس بات کو تسلیم کریں کہ انہوں نے ایسی اراضی باہم متفقہ طور تقسیم کی ہے اور اس کے مطابق اپنے حصوں پر قابض ہوئے ہیں۔

ایسی ادائیگیوں یا زمین کی ایسی تقسیم یا دونوں جیسی کہ صورت ہو، کو عمل پذیر کیا جائے گا۔ اور حکومت کو اس کی ادائیگی کی ذمہ داری سے بری کریں گے اور متوقع مالک کو بجانب سرکار لیوی کی ادائیگی سے بری الذمہ کرے گا۔

لیکن شرط یہ ہے کہ اراضی تقسیم ہونے کی صورت میں سابقہ زمیندار اپنے قبضہ میں اس رقبہ سے زاید اراضی نہیں رکھے گا، جتنی کہ وہ دفعہ ۷ کی شق دفعہ ۲ کی ضمن (ھ) کے تحت بحال کر سکتا تھا۔ اگرچہ بموجب دیگر اراضی بحال کرنے کا حق رکھتا تھا۔

دفعہ ۱۳۔ اراضی کے استعمال پر پابندی:۔

(۱) ایکٹ ہٰذا کے آغاز کے بعد کوئی شخص اراضی کو ماسوائے ذاتی کاشت کے مقصد کے لئے اپنے قبضہ میں نہیں رکھے گا (ماسوائے ایسی صورتوں کے جہاں ایکٹ ہٰذا کے تحت مزارعہ رکھنے کی اجازت دی گئی ہو) یا رہائشی مقاصد کے لئے تا حد چار کنال فی کنبہ یا جموں و کشمیر اراضی کو باغات میں تبدیل کرنے اور انتقال پر ممانعت عاید کرنے سے متعلق ایکٹ بابت ۱۹۷۵ء کے احکامات کے تحت ہارٹیکلچر کے مقاصد کے لئے یا مشیر مال یا اس بارہ میں اس کی جانب سے نامزد کردہ کسی آفیسر کی ماقبل اجازت سے صنعتی یا تجارتی مقاصد کے لئے۔

لیکن شرط یہ ہے کہ ایسی اراضی جس کا اندراج باغات، آرک، کاہ چرائی، کاہ کرِشم یا ایسی قسم جس کا درجہ دفعہ ۳ کی ضمن (و) کے تحت نوٹیفائی کیا گیا ہو، کو ایسے باغات آرک، کاہ چرائی، کاہ کرشم یا چارہ یا جالن اگانے جیسی کہ صورت

ہو، کے سوائے کسی دیگر استعمال میں نہیں لایا جائے گا۔

مزید شرط یہ ہے کہ اراضی جو آدھے کنال سے زاید نہ ہو، کو بطور گھراٹ یا چکی یا دُکان یا دیہی اقتصادیات کے دیگر مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہو کے لئے کسی بھی اجازت کی ضرورت نہیں ہوگی۔

(۲) ایکٹ ہذا میں بنوع دیگر احکام کے سوائے یکم مئی سنہ ۱۹۷۳ء کے بعد کسی اراضی کے سلسلہ میں کوئی مزارعہ نہ رکھا جائے گا اور نہ رہے گا۔

(۳) اگر کوئی شخص ماسوائے ایسے وجوہات کے جو اس کے حد اختیار سے باہر ہوں، دفعہ ہذا کی تحتی دفعہ (۱) کے تحت اراضی کو استعمال کرنے سے معذور ہو، یا ان احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے استعمال کرے یا تحتی دفعہ (۲) کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے استعمال کرے تو صراحت کردہ طریقہ کے مطابق تحقیقات کرنے کے بعد ایسی اراضی کی نسبت حقوق۔ حقیقت اور مفادِ سرکار کو عطا ہونگے۔

دفعہ ۴۔ قبضہ میں رکھا جانے والا زیادہ سے زیادہ رقبہ اراضی:۔

(۱) ایکٹ ہذا کی دفعہ ۴ کی تحتی دفعہ (۲) کی ضمن (الف) کے تحت وضع کردہ کسی امر کے باوجود ایکٹ ہذا یا اس کے تحت ملکیت میں یا بحیثیت کاشتکار یا بنوع دیگر مجموعی طور پر ایک فرد یا کنبہ کے تمام افراد کے زیر قبضہ کا رقبہ حد رقبہ سے متجاوز نہ کرے۔

(۲) جہاں دفعہ ہذا کی تحتی دفعہ (۱) میں مندرج کسی عبادت گاہ یا وقف یا دھرم شالہ یا پبلک ٹرسٹ یا کسی ادارے یا فرد یا رکن نے یکم ستمبر سنہ ۱۹۷۱ء کے بعد کوئی اراضی خرید۔ تحفہ۔ ہبہ، وراثت، رہن، گھریلو تصفیہ۔ ڈگری یا عدالت کے حکم کے تحت یا دیگر کسی طرف سے حاصل کی ہو، تو اگر ایسی عبادت گاہ۔ وقف۔

دھرم شالہ یا پبلک ٹرسٹ یا ادارے یا فرد یا کسی کُنبہ کے تحت ملکیتی اراضی کا رقبہ تحتی دفعہ (۱) میں مقررہ حد سے تجاوز کرے تو ایسی زائد اراضی پر قبضہ ناجائز تصوّر ہوگا۔ اور اس پر تمام حقوق، حقیت اور مفاد سرکار کو عُود ہونگے۔

دفعہ ۱۵۔ زائد اراضی کی تقسیم :۔

(۱) موجود الوقت رائج کسی قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود وایکٹ ہٰذا کے تحتی دفعہ (۱۲) اور (۱۳) کے احکامات کے تابع، سرکار کو حاصل شدہ یا حاصل ہونے والی اراضی اور فاضل اراضی اور ایسی اراضی جو جموں و کشمیر خاتمہ چکداری ایکٹ بابت سموت ۲۰۰۰ کی دفعہ ۶ کی تحتی دفعہ (۲) کے تحت حاصل ہو، حکومت ایسی لیوی کے عوض اور ایسے طریقہ و شرائط جن کی توضیح جدول III میں کی گئی ہے۔ (بشمول ایسی خاطر خواہ اراضی کے جو کاہچرائی کے مقاصد کے لئے مخصوص کی گئی ہو) ایسے طریقہ سے جس کی صراحت کی جائے، تقسیم کرنے کی مجاز ہوگی۔

شرط یہ ہے کہ آرک، کاپ، کاہ کرشم اور ایسے رقبہ جات جن کو بالن اور چارہ اُگانے کے لئے دفعہ (۱۲) کی ضمن (۵) کے تحت نوٹیفائی کیا گیا ہو، کو بدستور ایسے آرک، کاپ۔ کاہ کرشم یا بالن اور چارہ اُگانے، جیسی کہ صورت ہو، کے طور استعمال کیا جائے گا۔

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں حکومت مطمئن ہو کہ ایسی اراضی جو باغات کے طور استعمال کی جا رہی تھی۔ اب ایسے استعمال کے لئے ناکارہ ہو چکی ہے، وہاں حکومت اس اراضی کو اس شرط کے ساتھ کسی متبادل استعمال کیلئے اجازت دے کہ ۱۲ء۵ معیاری ایکڑ کے علاوہ جو بھی رقبہ بطور باغات استعمال ہوتا تھا۔ تو ایسا رقبہ سرکار کو عُود ہوگا۔ اور سرکار اس زائد رقبہ کو قانون ہٰذا کے صراحت کردہ طریقہ کے اندر تقسیم کرنے کی مجاز ہوگی۔

(۲) ایکٹ ہذا کے تحت حاصل ہونے والی فاضل اراضی حسب ذیل ترجیحات کے مطابق الاٹ کی جائے گی۔ یعنی کہ:۔

(ا) اولین ترجیح ایسے کاشتکاروں کو دی جائے جنکے پاس ۵ء ۲ معیاری ایکڑ سے کم بُنیادی رقبہ ہو۔

(ب) دوسری ترجیح سابقہ مالک کو دی جائے جسکے پاس ۵ء ۲ معیاری ایکڑ سے کم بُنیادی رقبہ ہو۔

(ج) تیسری ترجیح ۱۹۴۷ء کے رفیوجیوں کو دی جائے جنکے پاس ۵ء ۲ معیاری ایکڑ سے کم اراضی ہو اور دُوسرا کوئی ذریعہ آمدن نہ ہو۔

(د) چوتھی فوقیت بے زمین زرعی مزدوروں کو دی جائے گی۔ اس شرط کے ساتھ کہ ایک ہی علاقہ کے بے زمین اشخاص کو اُن پر ترجیح دی جائے، جو علاقہ سے باہر رہائش کرتے ہوں۔

(ھ) پانچویں فوقیت ۱۹۴۷ء کے ایسے رفیوجیوں کو دی جائے گی، جنکے پاس ۵ء ۲ معیاری ایکڑ سے زائد اور ۵ معیاری ایکڑ سے کم اراضی ہو، لیکن شرط یہ ہے کہ ایسے رفیوجی کے کُنبے کے تمام افراد حقیقتاً زراعت پیشہ ہوں اور اسی گاؤں میں رہتے ہوں جہاں الاضی واقع ہو۔

(۳) تحتی دفعہ (۲) میں مندرج ہر ایک زُمرے کے جائز الاٹیوں میں دیگر ہر چیز یکساں ہونے پر

(ا) پہلی ترجیح دفاعی فوج میں کام کرنے والے شخص کو دی جائے گی۔

(ب) دوسری ترجیح ایسے اشخاص کو دی جائے گی جو یکم اپریل ۱۹۶۵ء کو یا اُس کے بعد دفاعی فوج میں خدمات انجام دیتے تھے۔

(ج) تیسری ترجیح گوجروں اور بکروالوں کو دی جائے گی۔ اور

(د) آخری ترجیح دیگر خانہ بدوشوں کو دی جائے گی۔

(۴) کسی جائیز الاٹی کو اتنی ہی فاضل اراضی الاٹ کی جائے گی جو اس رقبہ کے سمیت جو اُسکے زیر قبضہ ہو، ضمنیات ا۔ب اور ج کے تحت آنے والے الاٹیوں کی صورت میں ۵ء۲ معیاری ایکڑ تک بنتی ہو اور ضمن (د) کے تحت آنے والے الاٹی کی صورت میں ۵ معیاری ایکڑ تک بنتی ہو۔

(۵) ایسا الاٹی جسکو دفعہ ہذا کے تحت اراضی الاٹ کی گئی ہو، ایسی اراضی پر اُس وقت حق ملکیت حاصل کرنے کا حقدار ہوگا جب وہ ایسی ایوی ایسے طریقہ سے ادا کرے جس کی تشریح حصہ سوئم کے جدول III میں کی گئی ہے۔

تشریح :- دفعہ ہذا کے مقاصد کے لئے کسی شخص کے حوالہ سے بنیادی رقبہ سے مراد اراضی کا وہ مجموعی رقبہ ہے جو کسی شخص نے اور اس کے کنبہ کے دیگر افراد اگر کوئی ہو، نے بطور مالک یا مزارعہ یا فورع دیگر ایسی صورت میں اپنے پاس رکھا ہو، جس طرح کہ سال ۱۹۴۷ء کے رفیوجیوں نے فرداً فرداً اُس سال جب کہ الاٹمنٹ ہوئی ہو، اس شرط کے ساتھ کہ ایسی تاریخ یکم ستمبر ۱۹۵۰ء کے بعد نہ ہو، اور دوسروں نے اس کو یکم مئی ۱۹۵۳ء کو اپنے قبضہ میں رکھا تھا۔

دفعہ ۱۶ :- عبوری عرصہ کے دوران ذمہ واری :- جہاں کسی شخص کے قبضہ میں۔

(ل) جموں وکشمیر خاتمہ جاگیرداری ایکٹ بابت سمت ۲۰۰۷ء کی دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت اراضی ہو۔ یا

(ب) خود کاشت کے طور بحیثیت مالک، کاشتکار یا سرکار کے تحت بلا واسطہ الاٹی ہو اور ایسے شخص کے ایسی اراضی پر حقوق ملکیت اور مفاد دفعہ ۵ کے تحت ختم ہو گئے ہوں۔

تو ایسا شخص، ایکٹ ہذا کے نافذ العمل ہونے کی تاریخ سے اس مدت تک جب تک نہ ایسی اراضی پر الاٹی جس کو تحت قانون ہذا اراضی الاٹ کی گئی ہو، قابض نہ ہو جائے

حکومت کو ایسی اراضی پر تشخیص کردہ مالیہ اراضی کا چالیس گنا جوب اور دیگر محصول اور بقایاجات جو رائج الوقت کسی قانون کے تحت اس زمین کی نسبت واجب الادا ہوں ۔ ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا ۔

دفعہ ۱۷۔ انتقال اراضی پر پابندی :۔ (۱) ایکٹ ہذا یا اس کے تحت مرتب کردہ قواعد یا رائج الوقت کسی دیگر قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود مگر تحتی دفعات (۲) اور (۳) کے احکامات کے تابع کوئی بھی اراضی یا رہائشی مکان ، یا عمارات ، انتقال جائیداد ایکٹ بابت سمت ۱۹۷۷ کی دفعہ ۱۴۰ کے تحت یا جموں و کشمیر انتقال اراضی ایکٹ بابت سمت ۱۹۹۵ کی دفعہ ۴ (۱) اور جموں و کشمیر کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ بابت ۱۹۶۰ء کی دفعہ ۶۹-ب کے تحت یا ایکٹ ہذا کے تحت یا کسی دیوانی عدالت یا ریونیو حاکم کی ڈگری یا حکم کے عملدرآمد کے طور پر یا کسی دیگر قانون کے تحت کسی ایسے شخص جو ریاست کا مستقل باشندہ نہ ہو کو منتقل یا فروخت یا عطا ، نہیں ہوگی ۔

(۲) جب تک کہ سرکار حکم دے ، تحتی دفعہ (۱) میں کوئی امر ایسے کاشتکار کے قبضہ اراضی میں اثر پذیر نہ ہوگا ۔ جو ریاست کا مستقل باشندہ نہ ہو ۔ جہاں ایسا شخص پاکستان سے سال ۱۹۴۷ء میں آیا ہو اور جسکے قبضہ میں اراضی یکم ستمبر ۱۹۵۰ء سے قبل ہو ۔

(۳) دفعات ۷ ، ۹ اور ۱۱ کا اطلاق مندرجہ ذیل ترمیمات کی حد تک ، جوں کا توں ایسے کاشتکار پر جو تحتی دفعہ (۲) میں درج ہے اور سابقہ مالک / سابقہ درمیانہ دار پر جسکے تحت یکم مئی ۱۹۷۳ء سے پہلے وہ ایسی اراضی اپنے قبضہ میں رکھتا تھا ، ہوگا ۔

(۴) سابقہ مالک کو لگان کے ادا کردہ اقساط ، ایسی رقم کی قسط تصور ہوگی ۔ جو اسے دفعہ (۳) سے دشتر ہونے والی اراضی کے حقوق ، حقیت اور مفاد کے خاتمہ

کے عوض واجب الادا تھے۔

(ب) جہاں ایسا سابقہ مالک یکم مئی ۱۹۷۳ء سے قبل اپنے تحت کوئی سابقہ درمیانہ دار رکھتا ہو، تو مزارع سے وصول کردہ لگان سابقہ درمیانہ دار کو واجب الادا ہوگا۔

(i) ایسے سابقہ درمیانہ دار کی طرف سے سابقہ مالک کو واجب الادا لگان۔

(ii) بشرح ماقبل بنیادوں پر لگان جمع کرنے کے اخراجات کا حصّہ۔

سابقہ درمیانہ دار کو ادائیگی کے بعد جو لگان بچت ہو، وہ سابقہ مالک کو، اُس میں سے لگان وصول کرنے کے اخراجات منہا کرنے کے بعد واجب الادا ہوگا اور دونوں کو ایسی ادائیگی دفعہ (۴) کے تحت ایسی اراضی پر حقوق، حقیت اور مفاد کے خاتمہ کے عوض میں واجب الادا رقم کی قسط متصور ہوگی۔

(ج) ایسے سابقہ مالک یا درمیانہ دار کے اراضی پر حقوق، حقیت اور مفاد ختم ہونے کی عوض رقم حصّہ اول کے جدول III کے مطابق واجب الادا ہوگی۔

(د) کاشتکار کو حق ملکیت حاصل نہیں ہوگا اور جب تک کہ سرکار حکم نہ دے۔ ایسا کاشتکار ایسے شرائط کے تحت جن کی صراحت کی جائے گی، اراضی بدستور بطور کاشتکار تحت سرکار زیر قبضہ رکھے گا۔

باب سوم

دائرہ اختیار و ضابطہ

دفعہ ۱۸۔ تقرری۔ نگرانی اور ریونیو آفیسروں پر کنٹرول:۔ (۱) جائز ہے۔ کہ حکومت ایکٹ ہذا کے مقاصد کے لئے نوٹیفکیشن کے ذریعے کسی شخص کو ایسے حدود اختیار کے اندر جیسا کہ گورنمنٹ تعین کرے مندرجہ ذیل کسی ایک درجہ کے ریونیو آفیسر کو مقرر کرے۔

(ا) کمشنر

(ب) کلکٹر

(ج) اسسٹنٹ کمشنر

(د) تحصیلدار، اور

(ر) نائیب تحصیلدار

(۱) ایسا کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر، تحصیلدار اور نائیب تحصیلدار جموں و کشمیر ایکٹ معاملہ زمین بابت سمت ۱۹۹۶ کی دفعہ ۶ کے معنوں میں ریونیو آفیسر ہوگا۔

(۲) ایسے ریونیو آفیسر پر نگرانی و کنٹرول کا اختیار گورنمنٹ کو حاصل ہوگا۔

(۳) گورنمنٹ کے کنٹرول کے علاوہ، کلکٹران، اسسٹنٹ کمشنر، تحصیلدار اور نائیب تحصیلدار کمشنر کے ماتحت اور زیر کنٹرول ہونگے۔

(۴) متذکرہ صدر اور کمشنر کے کنٹرول کے علاوہ، اسسٹنٹ کمشنر، تحصیلدار اور نائیب تحصیلدار کلکٹر کے ماتحت اور زیر کنٹرول ہونگے۔

(۵) متذکرہ صدر اور کلکٹر کے کنٹرول کے علاوہ، تحصیلدار اور نائیب تحصیلدار، اسسٹنٹ کمشنر کے ماتحت اور زیر کنٹرول ہونگے۔

۶۔ متذکرہ صدر اور اسسٹنٹ کمشنر کے کنٹرول کے علاوہ، نائب تحصیلدار تحصیلدار کے ماتحت اور زیر کنٹرول ہونگے۔

دفعہ ۱۹۔ ریونیو آفیسران کے اختیارات: (۱) تاوقتیکہ ایکٹ ہذا یا اس کے تحت ریونیو آفیسران جنکے ذریعہ کوئی فرض انجام دینا ہو یا کوئی اختیار استعمال کرنا ہو، کی صراحت کی جائے، گورنمنٹ ایکٹ ہذا کے تحت کسی درجہ کے ریونیو آفیسر کو ایسے فرائض انجام دینے کے لئے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ مقرر کرے۔

(۲) تاوقتیکہ ایکٹ ہذا یا اس کے تحت بنوع دیگر اہتمام کیا گیا ہو۔ ایکٹ ہذا کے تحت فرائض انجام دینے کے لئے طور طریقہ اور ضابطہ اختیارات کا استعمال اور عملدرآمد، کام کی تقسیم اور مقدموں کی واپسی اور منتقلی کو جموں وکشمیر ایکٹ معاملہ زمین بابت سمت ۱۹۹۶ اور اس کے تحت مرتب کردہ قواعد کیمطابق چلایا جائے گا۔

(۳) مندرجہ ذیل درخواستوں، دعویٰ اور کاروائیوں کا فیصلہ کلکٹر کرے گا۔

(ا) جموں وکشمیر ایکٹ مزارعان بابت سمت ۱۹۸۰ کی دفعہ ۵۶ کے تحت کاروائی۔

(ب) جموں وکشمیر ایکٹ مزارعان بابت سمت ۱۹۸۰ کی دفعہ ۱۔۶۸ کی تحتی دفعہ (۲) کے تحت کاروائی۔

(ج) جموں وکشمیر خاتمہ چکلداری ایکٹ بابت سمت ۲۰۰۷ کی دفعہ ۲۴ کے تحت کاروائی۔

(د) کسی مالک اراضی یا کسی درمیانہ دار کی جانب سے ایسی درخواست جس میں

Mohd Ahdullah
Saddar Qanongo.

دعویٰ کیا گیا ہو کہ ایسا شخص جو بحیثیت کاشتکار زمین کاشت کرنے کا دعویٰ کرتا ہے، کاشتکار نہیں، بلکہ مداخلت بے جا کرنے والا ہے۔

(د) تمام دیگر ایسے تنازعہ مع ایسے تنازعہ کے جہاں قابض فریق کا دعویٰ ہو، کہ اُس نے ریکارڈ میں درج مالک یا درمیانہ دار کے خلاف قبضہ مخالفانہ پختہ کرلیا ہے۔

۴۔ ایسے درخواست، دعویٰ اور کارروائی جسکی صراحت تحتی دفعہ (۳) میں کی گئی اور جو ایکٹ ہٰذا کے لاگو ہونے کے وقت کلکٹر کے ماتحت کسی ریونیو آفیسر یا کسی دیوانی عدالت یا ریونیو عدالت کے زیر سماعت تھے، ایسے کلکٹر جسکے دائرہ اختیار میں متنازعہ الاضی ہو، کو منتقل کئے جائیں۔

دفعہ ۲۰۔ حکام کے خصوصی اختیارات:- ایکٹ ہٰذا کے ذریعہ یا اس کے تحت مقرر کردہ ریونیو آفیسران اور اپیل کی سماعت اور نظر ثانی کرنے والے حکام کو حسب ذیل امور کی نسبت وہ تمام اختیارات حاصل ہونگے، جو ایک دیوانی عدالت کو جموں وکشمیر ضابطہ دیوانی سمت ۱۹۷۷ کے تحت کسی مقدمہ کی سماعت کے دوران حاصل ہوتے ہیں۔ یعنی کہ:-

(ا) کسی شخص کو بذریعہ سمن طلب کرنا اور اس کی حاضری عمل میں لانا، اور حلفاً یا باقرار صالح اُس کا بیان لینا۔

(ب) دستاویز کا پیش وظاہر کرنا۔

(ج) حلفی بیانات کے ذریعہ، حقائق کا ثبوت اور

(د) کوئی دیگر معاملہ جس کی صراحت کی جائے۔

اور ہر کوئی ایسا آفیسر یا حکام دفعات ۴۸۰، ۴۸۲ ضابطہ فوجداری سمت ۱۹۸۹ کے تحت دیوانی عدالت تصور ہوگا۔

دفعہ ۲۱۔ اپیل اور نگرانی :۔ (۱) کسی کلکٹر یا کسی ایسے ریونیو آفیسر جسکا درجہ کلکٹر سے کم ہو کے کسی حکم سے ناراض کوئی شخص، ایسے کمشنر کے پاس اپیل دایر کرسکتا ہے جسکا دایرہ اختیار ایسے علاقہ پر ہو، جس کی نسبت اپیل ہو۔

(۲) مشیر مال کسی بھی وقت ایسے کسی بھی کیس کا ریکارڈ طلب کرسکتا ہے جس پر کمشنر نے حتمی فیصلہ دیا ہو اور اگر اس کی یہ رائے ہو، کہ اس کیس میں ٹھوس نوعیت کا کوئی قانونی یا مفاد عامہ کا نکتہ ہے، تو وہ اس پر ایسا حکم صادر کرسکتا ہے، جیساکہ وہ مناسب تصور کرے۔

شرط یہ ہے کہ کسی فریق کے خلاف اُسے سماعت کا موقعہ دئے بغیر کوئی حکم صادر نہیں کیا جائے گا۔

(۳) ایکٹ ہٰذا یا اس کے تحت مرتب کردہ قواعد کے تحت کسی حکم کے خلاف نظر ثانی کی کوئی درخواست دائر نہیں کی جاسکتی ہے۔ البتہ اگر ایسے حکم میں اتفاقاً یا سہواً منشیانہ غلطی ہوئی ہو، تو ایسا حاکم جسنے ایسا حکم صادر کیا ہو، کسی بھی وقت اس میں تصحیح کرسکتا ہے۔

(۴) جموں وکشمیر زرعی اصلاحات ایکٹ بابت ۱۹۷۲ء یا اس کے تحت مُرتب کردہ کسی قواعد کے تحت حکم کے خلاف ایکٹ ہٰذا کے آغاز کے وقت زیر التوا، دایر کردہ پہلی اپیل ایسے کمشنر کو منتقل کیا جائے گا جس کا دایرہ اختیار ایسے علاقہ پر ہو جس کی نسبت اپیل دایر کی گئی ہو اور اس کے بعد کمشنر ایسی کسی اپیل کا ایکٹ ہٰذا کے احکام کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

(۵) جموں وکشمیر زرعی اصلاحات ایکٹ بابت ۱۹۷۲ء یا اس کے تحت مرتب کردہ قواعد کے تحت حتمی فیصلہ کے خلاف فائینشل کمشنر کے پاس دائر کردہ کسی زیر التوا

اپیل دوئیم یا مشیر مال کے سامنے نگرانی کی کسی درخواست پر ایکٹ ہٰذا کے احکامات کے مطابق مشیر مال فیصلہ کرے گا اور فائینانشل کمشنر کے پاس دائر کردہ ایسی اپیل کو ایکٹ ہٰذا کے تحت نگرانی کی درخواست تصور کیا جائے گا۔

(۲) جموں و کشمیر زرعی اصلاحات ایکٹ بابت ۱۹۷۲ء یا اس کے تحت مرتب کردہ قواعد کے تحت ایکٹ ہٰذا کے آغاز کے وقت زیر التوا کوئی اپیل یا دیگر کسی حکم کے خلاف نگرانی ساقط ہوگی۔ لیکن اس میں مندرج کوئی امر کسی ناراض فریق کو ایسی کارروائی جس سے ایسی اپیل یا نگرانی پیدا ہوئی ہو، پر حتمی حکم کے خلاف یا نگرانی کے ذریعہ مقابلہ کرنے سے مانع نہیں ہوگا۔

۷۔ (۱) جب ایک اپیل یا نگرانی میں، التوا کے لئے درخواست دائر کی جائے، تو اپیل سماعت کرنے یا نگرانی کرنے والا حاکم جیسی کہ صورت ہو، ماسوائے ایسی صورت کے جہاں تاخیر کی وجہ سے التوا کرنے کا مدعا فوت ہوتا ہو، تمام مقدموں میں حکم التوا جاری کرنے سے قبل مخالف فریق کو اس درخواست کی اطلاع دے

(ب) جب اپیل یا نگرانی کی سماعت کرنے والا حاکم، حکم التوا کرے تو ایسا حکم التوا ایسی شرائط جیسے معیاد، حساب اور ضمانت یا بنوع دیگر جیسا کہ ایسا حاکم مناسب سمجھے، کے ساتھ اجراء کرے۔

۸۔ اپیل یا نگرانی پر، اپیل یا نگرانی کی سماعت کرنے والی اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ حکم التوا، اُن صورتوں میں جہاں اپیل یا نگرانی تحتی دفعہ (۴)، کے تحت کمشنر اور تحتی دفعہ (۵) کے تحت مشیر مال کو منتقل ہوئی تھی، منتقل ہونے کی تاریخ سے ۲۰ دن کے اندر اندر ختم ہوگا۔ تاوقتیکہ ایسا حکم التواء دریں اثنا تحتی دفعہ (۷) کے احکامات کے مطابق برقرار نہ رکھا جائے۔

دفعہ ۲۲۔ اپیلوں کے لئے میعاد :(۱) کسی اپیل کے لئے میعاد کی حد اس حکم کے جاری کرنے کی تاریخ سے جسکے بارے میں اپیل کی جائے، ۶۰ دن کی ہوگی۔

لیکن شرط یہ ہے کہ ضلع لداخ، ضلع بارہمولہ کے سب ڈویژن گریز، تحصیل کپواڑہ کے علاقہ مچھیل اور تحصیل گول گلاب گڑھ، ضلع اودھم پور کے تحصیل نیابت پنچاری، تحصیل رام نگر کے ڈوڈو بسنت گڑھ، پولیس سٹیشن کے علاقائی حدود و اختیار اور برہن اور گوہین کے علاقہ جات اور ضلع اودھم پور کے تحصیل ریاسی کے علاقہ جات ٹھاکر کوٹ اور ناگوٹ، ضلع راجوری کی تحصیل بدھل تحصیل۔ ضلع کٹھوعہ کی نیابت بنی اور ضلع ڈوڈہ کے علاقہ کشتواڑ میں مارو وارڈون اور پاڈر کے علاقوں اور ایسے دیگر علاقہ جات جنکی صراحت حکومت کرے کے لئے میعاد کی حد ایکسو بیس (۱۲۰) دن ہوگی۔

(۲) تحتی دفعہ (۱) میں درج احکامات کے تابع، جموں و کشمیر ایکٹ میعاد سماعت کے احکامات ایکٹ ہذا کے تحت دائر کردہ اپیلوں پر لاگو ہونگے۔

شرط یہ ہے کہ جموں و کشمیر ایکٹ معیاد سماعت بابت سمت ۱۹۹۵ کی دفعہ ۹ میں مندرج کسی امر کے باوجود ۲۵ مارچ ۱۹۵۰ء اور ایکٹ ہذا کے نافذ ہونے کی تاریخ کے درمیان معیاد اپیلوں پر اطلاق پذیر معیاد کی حد کا تعین کرنے کی غرض سے شامل نہیں کی جائے گی۔

دفعہ ۲۳۔ تحقیقات اور کاروائیوں کا عدالتی کاروائیاں ہونا۔

ایکٹ ہذا کے تحت یا اس کے ذریعہ یا اس کے تحت مرتب کردہ قواعد کے تحت مقرر کردہ کسی ریونیو آفیسر کے سامنے تحقیقات اور کاروائیاں، جموں و کشمیر رنبیر پینل کوڈ سمت ۱۹۸۹ کی دفعات ۲۱۹ اور ۲۲۸ کے معنوں

میں عدالتی کاروائیاں تصور ہونگی۔

دفعہ ۲۴۔ اشخاص جو ریونیو آفیسر کے روبرو پیش ہو سکتے ہیں یا درخواستیں دے سکتے ہیں۔

(۱) کوئی شخص بذات خود یا مختار کے ذریعہ۔ ریونیو آفیسر کے سامنے حاضر ہو سکتا ہے، درخواستیں پیش کر سکتا ہے اور کاروائی عمل میں لا سکتا ہے۔

شرط یہ ہے کہ کوئی بھی وکیل، کلکٹر اپیل سماعت کرنے یا نگرانی کرنے والے حاکم کے علاوہ اور کسی دوسرے حاکم کے سامنے قانون ہذا یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت کاروائی میں بطور وکیل یا ایجنٹ مقبولہ حاضر نہیں ہو سکتا ہے۔

(۲) کسی ریونیو آفیسر یا کسی حاکم جو ایکٹ ہذا کے تحت کاروائی کر رہا ہو، کے سامنے کنبہ کا سربراہ، کنبہ کی جانب سے، حاضر ہو سکتا ہے اور درخواست پیش کر سکتا ہے۔ اور کاروائی عمل میں لا سکتا ہے۔

(۳) اگر نگرانی کرنے والے حاکم کا دفتر درخواست میں مندرجہ صوبہ کے بجائے کسی دیگر صوبہ میں واقع ہو، تو نگرانی کی ایسی درخواست مقامی ریونیو آفیسر جس کا درجہ ایک تحصیلدار سے کم نہ ہو، کے سامنے نگرانی کرنے والے ایسے حاکم کو بھیجنے کے لئے پیش کی جا سکتی ہے۔

شرط یہ ہے کہ ضلع لداخ سے متعلق اپیل یا نگرانی کے لئے درخواست ہمیشہ ایک مقامی ریونیو آفیسر جس کا درجہ ایک تحصیلدار سے کم نہ ہو، کے سامنے اپیل سماعت کرنے والے یا نگرانی کرنے والے حاکم، جیسی کہ صورت ہو، کو بھیجنے کے لئے پیش کی جائے۔

دفعہ ۲۵۔ دیوانی عدالت کے دائرہ اختیار پر پابندی:۔ رائج الوقت کسی قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود۔

(ل) ایکٹ ہٰذا یا اس کے تحت مرتّب کردہ قواعد کے تحت آنے والے کسی سوال یا معاملے پر دیوانی عدالت کو تصفیہ کرنے، فیصلہ دینے یا اُس پر کاروائی کا دائرہ اختیار نہیں ہوگا۔

(ب) ایکٹ ہٰذا یا اُس کے تحت مُرتب کردہ قواعد کے تحت جاری کردہ کسی آفیسر یا حاکم کے کسی حکم کو کسی دیوانی عدالت میں کسی بھی وجہ کی بناء پر، جس میں ایکٹ ہٰذا کے احکامات یا عدالتی ضابطہ کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی سے متعلق امور کی وجہ بھی شامل ہے، زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔

باب چہارم

مزید احکامات

دفعہ ۲۶۔ سرکاری اراضی یا کاہچرائی کے لئے مخصوص رکھی گئی اراضی پر ناجائز قبضہ

(۱) تحتی دفعہ (۳) کے احکامات کے تابع۔

(ل) جہاں کسی شخص نے سرکاری اراضی یا کاہچرائی کے مقاصد کے لئے مخصوص کردہ اراضی پر ناجائز طور سے میوہ باغ لگایا ہو یا درخت اُگائے ہوں، تو کلکٹر ایسے شخص کو ایک اطلاع نامہ کے ذریعے ہدایت دے گا کہ وہ یا تو اس رقبہ اراضی کے بدلے (معیاری ایکڑوں میں) اُتنی ہی اراضی دے جسے اُس نے اپنے قبضہ میں رکھا ہو، یا بحیثیت مالک کے حاصل کیا ہو یا چھ ماہ کے اندر اندر ایسی اراضی کا قبضہ خالی کرے۔ مگر بشرطیکہ یہ ہے کہ

ایسی اراضی جو تبادلہ میں دی جائے۔ کاہچرائی کے قابل ہو اور حقوق آسایش اس طور اور اس نوع سے ہوں، کہ رقبہ کاہچرائی میں منتقل ہوسکے۔

(ب) جہاں ایسا شخص ضمن (ا) کے تحت جاری کردہ ہدایات کی تعمیل کرنے سے قاصر رہے، تو کلکٹر ایسے شخص کو سماعت کا مناسب موقع دینے کے بعد ایسے باغ یا اُگائے ہوئے درختان کی قرقی کرے گا۔ اور اس کے بعد ایسے باغ یا درختان کے رقبہ کو کسی ایسے شخص کے مالکانہ حقوق میں منتقل کرے گا، جو ایسے باغ اور اس پر کھڑے درختان کے عوض ملکیتی اراضی میں سے معیاری ایکڑوں میں اس اراضی کے برابر رقبہ دینے کی پیشکش کرے اور اس اراضی پر کھڑے درختوں کی قیمت کے طور ایسی رقم بھی ادا کرے جس کی کہ صراحت کی جائے گی۔ نیز کلکٹر ایسے باغ یا درختان کے رقبہ کی قرقی کے عرصہ کے دوران اس کی پیداوار کو نیلام کرسکتا ہے۔

(۲) تحتی دفعہ (۱) کی ضمن (ب) کے تحت کی گئی قرقی اور نیلامی پر صرف ہونے والی رقم ایسے شخص یا اُس کے وساطت سے دعویٰ کرنے والے شخص سے وصول کی جائے گی، جس نے ایسی اراضی پر باغ لگائے ہوں یا پلانٹیشن کی ہو۔

(۳) سرکاری اراضی یا ایسی اراضی جو کاہچرائی کے مقاصد کے لئے مخصوص ہو اور جس کا رقبہ ایکٹ ہٰذا کے نفاذ کی تاریخ پر دو کنال سے زاید نہ ہو، پر کسی شخص بشمول اس کے کنبہ کے دیگر افراد اگر کوئی ہو، جن کی کوئی دیگر اراضی یا رہائشی مکان نہ ہو، کی طرف سے ناجایز قبضہ میں دست اندازی نہیں کی جائے گی۔

شرط یہ ہے کہ اس سے کسی دیگر شخص کو حاصل حق آسائیش پر کوئی دست اندازی نہیں کی جائے گی۔

دفعہ ۲۷۔ ایکٹ ہذا کے احکامات پر عملدرآمد:۔ (۱) کسی دیگر مروجہ قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود ریونیو آفیسر ایسے اقدام کرے گا یا کرائے گا۔ یا ایسی طاقت استعمال کرے گا یا کرائے گا جو اُس کی رائے میں ایکٹ ہذا کے تحت کسی اراضی کی منتقلی، بے دخلی یا اس کا قبضہ حاصل کرنے کے کسی حکم پر عملدرآمد کرنے کے لئے ضروری ہوں۔

(۲) اگر کوئی شخص کسی اراضی پر ناجائز طور قابض ہو یا غلط طریقے سے اس اراضی پر قبضہ جمائے ہو۔

(ا) جس کی منتقلی یا حصُولی، چاہے فریقین کی جانب سے یا کسی قانون پر عملدرآمد کرکے کی جائے۔ ایکٹ ہذا کے احکامات کے تحت ناجائز ہو۔ یا

(ب) جس کے استعمال یا قبضہ کے لئے وہ ایکٹ ہذا کے احکامات کے تحت مستحق نہ ہو، تو اُسے ریونیو آفیسر سرسری طور کارروائی کرکے بے دخل کرسکتا ہے۔

(۳) ایکٹ ہذا کے نافذ العمل ہونے کے بعد کسی بھی وقت ریونیو آفیسر یا حاکم قانونی طور کسی اراضی میں داخل ہوسکتا ہے اور ایسی سروے جس میں اراضی کا ماپنا بھی شامل ہوگا اور کوئی دیگر ایسی کارروائی جیسے کہ وہ ایکٹ ہذا کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ضروری سمجھے، عمل میں لاسکتا ہے۔

دفعہ ۲۸۔ متوقع مالکان اراضی کے حقوق اور ذمہ داریاں:۔ (۱) کسی قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود ۔

(ا) ایکٹ ہذا یا اس کے تحت مستحق کسی متوقع مالک اراضی کو ایسی اراضی

جو اس کی ذاتی کاشت میں ہو، کی نسبت ایکٹ ہٰذا کے تحت ملکیتی حقوق دئے جانے تک ایسے حقوق حاصل ہونگے اور ایسی ذمہ داریاں عاید ہونگی (جن میں سرکار کو ایسے لگان کی ادائیگی بھی شامل ہو گی جو اُسے جموں وکشمیر زرعی اصلاحات ایکٹ بابت ۱۹۷۲ء کے نافذ العمل ہونے سے قبل سابقہ مالکان اراضی کو ادا کرنا تھا) جیسا کہ اُس پر جموں وکشمیر ایکٹ مزارعان بابت سمت ۱۹۸۰ کے تحت بطور مزارع کے عاید تھیں، تاوقتیکہ اُس سے ایسی اراضی پر مالکانہ حقوق عطا نہ کئے جائیں۔ شرط یہ ہے کہ اُس پر قانون جانشینی کے قواعد جیسا کہ موروثی مزارعان پر اطلاق پذیر ہوں، اس وقت تک اطلاق پذیر ہونگے، جب تک کہ وہ ایسی اراضی کا مالک بنتا ہے۔

(ب) کوئی بھی متوقع مالک اراضی ضمن (ا) کے فقرہ شرطیہ میں وضع کردہ شرط کو مستثنٰی رکھ کر ایسی اراضی کی نسبت اپنے حقوق فروخت، ہبہ، تبادلہ یا رہن، وصیت یا کسی دیگر طریقہ جو کوئی بھی ہو۔ سے کسی شخص کو منتقل نہیں کرے گا۔ اور یکم مئی ۱۹۷۳ء کے بعد کی جانے والی حقوق کی ایسی منتقلی کالعدم قرار دی جائے گی۔ اور یہ حقوق حکومت کو حاصل ہونگے۔ ایسے کسی متوقع مالک اراضی اور اس کے منتقل الیہ کو سماعت کا مناسب موقع فراہم کرنے کے بعد ریونیو آفیسر ایسی اراضی سے بے دخل کرے گا۔ اور

(ج) کسی متوقع مالک اراضی کی طرف سے اراضی کے حقوق کی منتقلی کے کسی دستاویز کو تصدیق کے لئے قبول نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ ۲۹۔ تحفظ:- ایکٹ ہٰذا کے تحت کسی آفیسر یا حاکم کے خلاف کسی ایسے فعل کے لئے جو نیک نیتی سے کیا گیا ہو، یا کرنے کا ارادہ ہو، کی نسبت کوئی دعویٰ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

دفعہ ۳۰۔ غلط یا زائد ادائیگی، مالیہ اراضی کے لقایا جات کے طور واجب الوصول:۔

اگر کسی وجہ کی بناء پر کسی شخص کو کوئی رقم جو اُس کو واجب الادا نہ ہو، یا واجب الادا رقم سے زیادہ ہو۔ کی ادائیگی ایکٹ ہٰذا کے تحت یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کے تحت کی گئی ہو، تو اس صورت میں ایسی رقم یا جیسی کہ صورت ہو، تو ایسی زائد رقم ایسے شخص سے جموں وکشمیر ایکٹ معاملہ زمین بابت سمت ۱۹۹۶ کے احکامات کے تحت لقایا جات مالیہ اراضی کے طور قابل وصول ہوگی۔

دفعہ ۳۱۔ درختوں کو اُکھاڑنے یا گرانے اور انتقال اراضی پر پابندی:۔

رائج الوقت کسی قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود۔

(ک) (۱) اراضی کا انتقال چاہے وہ فریقین کے عمل سے ہو، یا عدالت، یا محکمہ مال کے آفیسر کی ڈگری یا حکم سے عمل میں لایا گیا ہو۔ یا

(۲) اراضی پر کھڑے درختوں کو اُکھاڑنا، گرانا یا برداشتگی۔

ماسوائے ایسی شرائط کے تحت جن کی صراحت کی جائے، مشیر مال یا اس کی طرف سے اس بارے میں مجاز کردہ کسی آفیسر کی ما قبل منظوری کے بغیر ممنوع ہے۔

شرط یہ ہے کہ زرعی طریقہ کار کے مطابق جھاڑیوں یا چھوٹی ٹہنیوں کا کاٹنا یا درختوں کی شاخ تراشی کو درخت گرانے سے تعبیر نہیں کیا جائے گا۔

مزید شرط یہ ہے کہ جموں وکشمیر ایکٹ انتقال اراضی بابت سمت ۱۹۹۵

کی دفعہ ۴ - الف میں مندرج کسی ادارہ کے حق میں قبضہ کے بغیر کسی اراضی کے رہن رکھنے اور حکومت جموں وکشمیر کے حق میں اراضی کی منتقلی کے لئے کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہوگی۔

مزید شرط یہ ہے کہ حد رقبہ میں آنے والی اراضی جو ذاتی کاشت میں ہو، پر درخت گرانے کے لئے کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اگر اسکی ضرورت گھریلو یا زرعی استعمال کے لئے ہو۔ یا جہاں درخت یا درختان کا کاٹنا انسانی جان یا مال کی تحفظ کے لئے لازمی بن جائے۔

(ب) یکم مئی ۱۹۷۲ء کو یا اس کے بعد کیا گیا کوئی انتقال اراضی جو۔

(i) ایکٹ ہٰذا کے احکامات۔ یا

(ii) جموں وکشمیر زرعی اصلاحات ایکٹ بابت ۱۹۷۲ء کی دفعہ ۴۵۔ یا

(iii) جموں وکشمیر زرعی اصلاحات (عملدرآمد کی منتقلی) ایکٹ بابت ۱۹۷۵ء کی دفعہ ۸۔ یا

(iv) جموں وکشمیر اراضی کو تبدیل کرنے اور باغات میں منتقل کرنے پر پابندی عائد کرنے سے متعلق ایکٹ بابت ۱۹۷۵ء کی دفعہ ۳ کی تحتی دفعہ (۱) کی ضمن (الف) کی خلاف ورزی میں ہو، کالعدم قرار دیا جائے گا۔ اور اس طرح سے انتقال کردہ اراضی ایسی تحقیقات کرنے کے بعد، جیسی کہ صراحت کی جائے سرکار کو عطا ہوگی۔

شرط یہ ہے کہ بدیں طور مندرج کوئی بھی امر جموں وکشمیر اراضی کو تبدیلی کرنے یا باغات میں منتقل کرنے پر پابندی سے متعلق ایکٹ بابت ۱۹۷۵ء کی دفعہ ۴ کے احکامات پر اثر پذیر متصور نہیں ہوگا۔

(ج) کسی اراضی کے قبضہ کا انتقال، جو ایسی اراضی کے انتقال سے قبل اثر پذیر ہوا ہو۔ جائز نہیں مانا جائیگا اور ایسی اراضی کی منتقلی کا اس طرح

قبضہ دیا گیا ہو، ایسی تخفیفات کے بعد جس کی صراحت کی گئی ہو، سرکار کو عود ہو گی۔

(د) کوئی بھی ایسا دستاویز جس کی رُو سے کسی اراضی کا دفعہ ہٰذا کے احکامات کی خلاف ورزی میں انتقال کیا جا رہا ہو، تصدیق کے لئے قبول نہیں کیا جائے گا۔

تشریح:۔ دفعہ ہٰذا کے مقاصد کے لئے انتقال اراضی سے مراد بیعہ، ہبہ، رہن معہ قبضہ، وصیّت یا تبادلہ ہے۔

دفعہ ۳۲۔ دیگر قوانین پر ایکٹ ہٰذا کا غالب ہونا:۔ ایکٹ ہٰذا اور اس کے تحت مُرتب کردہ قواعد اور جاری کردہ ہدایت کے احکامات، کسی دیگر قانون، یا کسی رواج یا رسم یا کسی واضح یا مترشح معاہدہ یا کسی دستاویز میں درج ایکٹ ہٰذا کے احکامات یا اس کے تحت مُرتب کردہ قواعد کے منافی کسی امر کے باوجود، لاگو ہونگے۔

دفعہ ۳۳۔ ہدایتیں اجراء کرنے کے اختیارات:۔ میشر مال وقتاً فوقتاً ایکٹ ہٰذا و اسکے تحت مُرتب کردہ قواعد سے مطابقت رکھنے والے ایسے ہدایات اجراء کر سکتا ہے، جو اُس کی رائے میں ایکٹ ہٰذا کے احکامات و اس کے تحت مرتب کردہ قواعد کو لاگو کرنے کے لئے ضروری ہوں۔

دفعہ ۳۴۔ وصولیات:۔ دفعہ ۲۶ کے تحت قرقی یا نیلامی کی کاروائیوں میں کئے گئے اخراجات کسی شخص پر عائد کردہ تمام جرمانے اور ایکٹ ہٰذا کے

ذریعہ یا تحت سرکار کو واجب الادا لگان کے تمام بقایاجات بطور بقایاجات مالیہ اراضی واجب الوصول ہونگے۔

دفعہ ۳۵۔ قانون ہٰذا کے احکامات کو فوت کرنے کی غرض سے انتقال

ایکٹ ہٰذا میں درج کسی امر کے باوجود جہاں یکم ستمبر ۱۹۷۱ء کو یا اس کے بعد کسی اراضی کو فریقین کے عمل یا ڈگری کی تعمیل میں یا عدالت یا محکمہ مال کے آفیسر کے حکم سے منتقل کیا گیا ہو اور ایسی منتقلی دفعہ ۳۱ کے دائرہ اختیار میں نہ ہو لیکن ایکٹ ہٰذا کے احکامات کو شکست دینے کی غرض سے کی گئی ہو، تو اِس صورت میں یہ ایکٹ ہٰذا کے تحت قابلِ انتخاب تقرر کے مقاصد کے لئے ایسی منتقل کردہ اراضی کو اُس شخص کی ملکیت تصور کیا جائے گا، جو اِس پر اس منتقلی سے قبل قابض تھا۔

دفعہ ۳۶۔ عایدکردہ پابندیوں کو جائز قرار دینے کا اِعلان :-

شکوک کو دُور کرنے کی غرض سے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئینِ ہند جیسا کہ وہ ریاست پر لاگو ہے، کے شِق ۱۹ کی ضمن (۱) کے ذریعہ عطا شدہ حقوق پر دفعہ ۲۱ اور ۳۱ کے تحت عایدکردہ پابندیوں کو جائز تصور کیا جائے گا۔

باب پنجم

سزائیں

دفعہ ۳۷۔ جواب دینے سے قاصر رہنے یا غلط جواب فراہم کرنے کے لئے سزا۔

(۱) ایکٹ ہذا یا اس کے تحت مرتب کردہ قواعد کی رو سے اگر کسی شخص پر کوئی گوشوارہ یا اطلاع فراہم کرنے کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے اور ایسا شخص ایسا گوشوارہ یا اطلاع اس مقصد کے لئے مقرر کردہ میعاد کے اندر فراہم کرنے سے انکار کرے یا ماسوائے ایسے وجوہات کے جو اس کے حد اختیار سے باہر ہوں قاصر رہے یا ایسی اطلاع فراہم کرے جو اس کی دانست میں غلط ہو، یا اس کے پاس اس کو غلط باور کرنے کے لئے وجوہات ہوں، تو ایسے شخص پر ریونیو آفیسر پانچ ہزار روپیہ تک جرمانہ عائد کرسکتا ہے۔

(۲) ضمنی دفعہ (۱) کے احکامات کو زک پہنچائے بغیر جہاں کوئی شخص گوشوارہ فراہم کرنے سے قاصر رہے یا غلط گوشوارہ پیش کرے، تو ریونیو آفیسر اس کو سماعت کا موقعہ فراہم کرنے کے بعد، وجوہات درج کرکے ایک حکم کے ذریعہ بذات خود ایسے شخص کی طرف سے گوشوارہ تیار کرے گا۔ اور ایسے گوشوارہ تمام مقاصد کے لئے اس شخص کی طرف سے پیش کردہ تصور کیا جائے گا۔

دفعہ ۳۸۔ کسی جائز حکم کی خلاف ورزی کرنے کے لئے سزا۔

(۱) اگر کوئی شخص ایکٹ ہذا کے احکامات یا ایکٹ ہذا یا اس کے تحت مرتب کردہ قواعد کے تحت اجرا شدہ کسی حکم کی خلاف ورزی کرے یا کسی شخص کو

ایکٹ ہٰذا کے احکامات یا اُس کے تحت وضع کردہ قواعد کے تحت کسی اراضی کا قانونی طور قبضہ حاصل کرنے میں رکاوٹ پیدا کرے، تو اس شخص پر ایسا جرمانہ عاید کرسکتا ہے جو ایک ہزار روپیہ سے کم نہ ہو۔

شرط یہ ہے کہ ایکٹ ہٰذا کے احکامات کی خلاف ورزی میں کوئی شخص کسی اراضی سے کوئی درخت کاٹے یا اکھاڑے تو ایسے شخص کو اس طرح سے اُکھاڑے یا گرائے گئے ہر درخت کے لئے پانچ سو روپیہ تک کا جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

(۲) ایکٹ ہٰذا کے احکامات کے تحت اگر کسی شخص کو جو جائز طور کسی اراضی کا یا اس پر قابض ہوا ہو، کوئی دیگر شخص ایسی اراضی سے غیر قانونی طور بے دخل کرے تو اس طرح سے غیر قانونی طور بے دخل کرنے والے شخص کو ریونیو آفیسر پانچ ہزار روپیہ تک جرمانہ عاید کرسکتا ہے۔ لیکن جرمانہ دو ہزار روپیہ سے کسی بھی صورت میں کم نہ ہو۔

(۳) ضمنی دفعہ (۱) اور (۲) کے تحت کسی شخص کو دی گئی سزا ایسے شخص کو رائج الوقت کسی دیگر قانون کے تحت کسی دیگر فوجداری یا دیوانی ذمہ داری کے متعلق تخفیف نہیں کرے گا۔

دفعہ ۲۹۔ اراضی کو نقصان پہنچانے کے لئے سزا:- اگر کسی شخص نے عملاً یا اس کے کسی فعل سے اراضی کو نقصان ہوا ہو یا ہونے کا سبب بنے، تو لازم ہے کہ اس طرح سے نقصان شدہ اراضی اس حد رقبہ میں شامل کی جائے، جسکا کہ ایک شخص بمعہ اپنے کنبہ کے دیگر افراد کے اگر کوئی ہو، حق دار ہے

باب ششم
متفرقہ جات

دفعہ ۴۰۔ قواعد وضع کرنے کا اختیار:- (۱) جائز ہے کہ حکومت ایکٹ ہذا کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے قواعد مرتب کرے۔

(۲) جائز ہے کہ بالخصوص اور بلا مقابل عمومیت اختیار ما سبق ایسے قواعد کا حسب ذیل تمام امور یا کسی ایک امر کے بارے میں قواعد مرتب کئے جائیں یعنی کہ:-

(۱) کسی شخص کی ذاتی کاشت میں قبضہ اراضی یا متصور کیا جانے والا قبضہ اراضی کا تعین کرنے کے لئے ضابطہ کار۔

(ب) حد رقبہ کے زاید اراضی قبضہ میں رکھنے کی نسبت ریکارڈ مرتب کرنے کا طریقہ کار۔ نیز ایسی اراضی کی حد شناخت اور قبضہ میں رکھنے کے حقوق کی نوعیت کا ضابطہ۔

(ج) ایکٹ ہذا کے تحت حاصل کردہ زاید اراضی یا اس میں مفادات کا جائزہ لینا، تعین کرنا اور تقسیم کرنا۔

(د) دفعہ ۱۵ کے تحت فاضل اراضی یا اس کے مفادات کا تقسیم کرنے کا ضابطہ۔

(ھ) وہ ضابطہ کار جسکے مطابق ایکٹ ہذا کے تحت اپنے پاس رکھنے کے لئے اراضی منتخب کرنے کا اختیار استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(و) ایکٹ ہذا کے تحت مختلف آفیسران اور حکام میں مقدمہ یا مختلف درجہ کے مقدمات کی درجہ بندی، تقسیم، واپسی اور منتقلی۔

(ز) اس طریقہ کا جسکے مطابق ایکٹ ہذا کے ذریعہ یا اس کے تحت اراضی سے متعلق حقوق زائل یا حاصل کئے جائیں۔

(ح) کسی قسم کی نوٹس گوشوارہ یا دیگر دستاویز جو کوئی بھی ہوں، کا فارم مرتب کرنا۔

(ط) اپیلوں، نظر ثانی یا دیگر متعلقہ امورات کے بارے میں ضابطہ۔

(ی) ایکٹ ہذا کے تحت بحالی و دیگر کاروائیوں اور تحقیقات کرنے سے متعلق ضابطہ۔

(ک) متذکرہ صدر ضمنیات میں درج امور کے علاوہ ایسے امور کی صراحت کرنا، جو ایکٹ ہذا کے لئے واضح طور ضروری ہوں۔

(۳) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کے تحت واضع کردہ کسی بھی قواعد میں اس امر کی توضیح ہو کہ محکمہ مال کا آفیسر اس کے خلاف ورزی کرنے والے شخص پر ۵ ہزار روپیہ تک جرمانہ عائد کرنے کی سزا دے۔

دفعہ ۴۱۔ جانشینی :۔ سوائے اُس کے جس کی بنوع دیگر واضح طور صراحت کی گئی ہے، ایکٹ ہذا میں مندرج کوئی بھی امر کسی شخص پر لاگو ذاتی یا دیگر قانون جانشینی نسبت حقوق مالکانہ پر اثر پذیر نہیں ہوگا۔

دفعہ ۴۲۔ ناقابل اطلاق ہونا۔ (۱) ایکٹ ہذا کے آغاز سے۔

(ا) جموں وکشمیر ایکٹ مزارعان بابت سمت ۱۹۸۰۔

(ب) جموں وکشمیر انتقال اراضی ایکٹ بابت سمت ۱۹۹۵۔

(ج) جموں وکشمیر اراضی ایکٹ بابت سمت ۱۹۹۶۔

(د) جموں وکشمیر خاتمہ جاگیرداری ایکٹ بابت سمت ۲۰۰۷۔

(ھ) جموں وکشمیر استعمال اراضی ایکٹ بابت سمت ۱۹۶۲۔

(۵) جموں و کشمیر ایکٹ مزارعان (بیدخلی کی کاروائی کا التوا) ایکٹ ۱۹۶۶ء کے احکامات اور اُن کے تحت قواعد، جاری کردہ احکام، اور اُن کے تابع احکام و ہدایات اُس حد تک جہاں تک کہ وہ ایکٹ ہٰذا اور اُس کے تحت مرتب کردہ قواعد کے نقیض ہوں، ایسی اراضی پر جہاں ایکٹ ہٰذا لاگو ہوتا ہو، لاگو نہیں ہونگے۔

(۲) تحتی دفعہ (۱) میں مذکورہ قوانین کے کسی احکام کے تحت محکمہ مال کے کسی آفیسر کسی دیوانی یا ریونیو عدالت، جموں و کشمیر استعمال اراضی ایکٹ بابت ۱۹۶۲ء کے تحت کام کرنے والے کسی حاکم یا حکومت کے سامنے زیر سماعت تمام درخواستیں، مقدمات و دیگر کاروائیاں ایکٹ ہٰذا کے آغاز کی تاریخ سے ساقط ہونگی۔

(۳) تحتی دفعہ (۱) میں مندرج کسی امر کے باوجود ایکٹ ہٰذا میں مندرج کوئی بھی امر تحتی دفعہ (۱) میں مذکورہ قوانین کے سابقہ اطلاق یا ان قوانین کے تحت کسی ایسے کئے گئے فعل یا کاروائی پر اثر پذیر نہیں ہوگا۔ جو فعل یا کاروائی ایکٹ کے آغاز سے قبل حتمی طور مکمل کی گئی ہو۔

دفعہ ۳۴۔ منسوخی:۔ (۱) لازم ہے کہ ایکٹ ہٰذا کے نافذ العمل ہونے کی تاریخ سے جموں و کشمیر زرعی اصلاحات (عملدرآمد کی معطلی) ایکٹ بابت ۱۹۷۵ء کو منسوخ قرار دیا جائے گا اور اس طرح منسوخ کردہ ایکٹ ہٰا کے احکامات کے تحت حاصل کردہ حقوق، پیدا ہوئی ذمہ داری یا کی گئی کاروائی جو ایکٹ کے احکامات کے ساتھ مطابقت نہ رکھتی ہوں کو حاصل کردہ، پیدا شدہ یا کی گئی، جیسی کہ صورت ہو، کبھی بھی تصور نہیں کیا جائے گا۔

(۲) لازم ہے کہ تحتی دفعہ (۱) کے احکامات کے تابع ایکٹ ہٰذا میں مندرج کسی بھی امر سے اس طرح سے منسوخ کردہ ایکٹ ہٰا کے تحت کی گئی کوئی کاروائی یا اُٹھایا گیا نقصان اثر پذیر تصوّر نہیں ہوگا۔

یکڑ کی روپیہ و پیسہ میں قیمت ظاہر کرتی ہے۔

...جہ V	قیمت	درجہ V	قیمت
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
...- کاہ کرشم - پیچیبی - سفیدار ...چلہ جات تشخیصی ...ام بنجر اراضی۔	۵۵ ۰۰	تمام چکلہ جات تشخیصی میں جملہ غیر قابل کاشت اراضی۔	۱۵ ۰۰

جدول II

خالصہ سرکار (مع ایسی اراضی جو کسی اُکھڑے ہوئے شخص کو الاٹ کی گئی ہو اور بعدازاں سرکاری حکم ۲۵۴ سال ۱۹۶۵ء کے تحت اُس کی ملکیت میں منتقل ہوئی ہو) جو مندرجہ ذیل کسی بھی حکم کے تحت قبضہ میں ہو، یعنی کہ :-

(الف) اعلان نمبر ۱۴ مورخہ ۲۳ بھادروں ۱۹۷۱ نسبت اُس وقت کے تحصیل بسوہلی کے جیساکہ اعلان نمبر ۳۴ مورخہ ۲۴ چیت ۱۹۶۲ مع اعلان نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴ ماگھ ۱۹۳۴ سے قرار پایا (اُس وقت کے تحصیل بسوہلی کے دیرونگر میں نوتور پر پابندی)

(ب) اعلان نمبر ۵ مورخہ ۱۲ بھادروں سمت ۱۹۶۰، جس سے علاقہ گریس میں نوتور کی اجازت دی گئی

(ج) کونسل حکم نمبر ۲۱-ج سال ۱۹۳۶ (نسبت لداخ وگلگت اضلاع)

(د) کونسل حکم نمبر ۳۸-ج سال ۱۹۴۴ مورخہ ۴-۱۹۴۴ (نسبت جموں صوبہ و اُس وقت کے ضلع مظفرآباد کے)

(ہ) سرکاری حکم نمبر C/۵۷۸ سال ۱۹۵۴

(و) سرکاری حکم نمبر LB-6/C سال ۱۹۵۸

(ز) سرکاری حکم نمبر LB-7/C سال ۱۹۵۸

(ک) سرکاری حکم نمبر REH-371 سال ۱۹۷۱ مورخہ ۹-۹-۱۹۷۱

(گ) کونسل حکم نمبر C-1234 سال ۱۹۳۹ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۳۹ء مع کونسل نمبر C-872 سال ۱۹۴۰

(ل) کونسل حکم نمبر C-454 سال ۱۹۴۱ - اور

(ن) کوئی بھی دوسرا ایسا سرکاری حکم جس کو سرکار مشتہر کرے۔

جدول III

تاوقتیکہ مضمون سے کوئی اور مقصد نکلتا ہو، اس جدول کے مقاصد کے لئے۔

(۱) "معاوضہ" کا معنی اراضی کے لئے بازاری نرخ پر دئے جانے والے پیسے ہیں۔

(۲) "رقم" کا معنی اراضی پر حقوق کے ختم ہونے کے عوض بازاری نرخ سے علیحدہ دئے جانے والے پیسے ہیں۔

حصّہ الف

رقم

۱۔ ضابطہ:۔ اراضی و اس کے ملحقہ جات پر حقوق، حقیت اور مفاد کے خاتمہ کے عوض دی جانے والی رقم کا تعین کلکٹر مندرجہ ذیل دئے گئے طریقے پر کرے۔

۲۔ رقم کا تعین کرنا اور اس کی ادائیگی:۔ (۱) اراضی پر حقوق کے خاتمہ کے عوض دی جانے والی رقم کا تعین کرتے وقت مندرجہ ذیل اصولوں کو مدنظر رکھا جائے۔

(۱) جہاں بمطابق ریکارڈ خریف ۱۹۷۱ء میں قابل ادائیگی یا وصولی لگان جنس کی صورت میں ادا کیا جاتا تھا، تو اس صورت میں اراضی کی قیمت مندرجہ ذیل طور پر مقرر کی جائے۔

جدول I کے مطابق ایک عام ایکڑ کی قیمت	ایک کنال کی مقررشدہ قیمت
ایک روپیہ چالیس پیسے	۱۰۰۰ روپیہ
۱ روپیہ	۶۵۰ ”
۸۵ پیسے	۵۸۵ ”
۷۰ ”	۲۵۰ ”
۵۵ ”	۱۷۵ ”
۱۰ ”	۳۰ ”

(ب) سابقہ مالک اراضی کو ہر درجہ کی اراضی کے ایک کنال کے لئے دی جانے والی رقم ضمن الف میں درج مقررہ قیمت کا ایسا حصّہ ہوگا جس کا تناسب جنس کی صورت میں دئے جانے والے اُس لگان کے حصّے سے ہو، جو ایسا سابقہ مالک خریف ۱۹۷۱ء میں حاصل کرنے کا حقدار تھا۔

مثال:۔ (۱) جو ۲۰ کنال اراضی کا مالک ہے۔ اپنے اراضی کے کاشتکار سے ½ حصہ لگان حاصل کرتا تھا۔ اراضی کی قیمت بمطابق جدول I ۸۵ پیسے بابت ایک عام ایکڑ ہے۔ وہ $\frac{1}{2} \times 20 \times 585 = 5,850$ روپیہ حاصل کرنے کا حقدار ہے

مثال (۲) جو ایسی ۲۰ کنال اراضی کا مالک ہے۔ جس کی قیمت بمطابق جدول I ایک روپیہ ۴۰ پیسے ایک عام ایکڑ ہے، کا ایک مزارعہ مقبوضہ ب ہے ب کاشتکار سے ½ حصہ لگان حاصل کرتا ہے۔ اور اصلی مالک کو ¼ حصہ کے طور لگان ادا کرتا ہے۔

(۱) ¼ × ۲۰ × ۱۰۰۰ روپیہ = ۵۰۰۰ روپیہ حاصل کرنے کا حقدار رہے۔

(ج) جہاں ایک درمیانہ دار لگان بصورت جنس وصول کرتا تھا اور خود بصورت نقد ادا کرتا تھا، تو وہ ایسی رقم ادا کرنے کا پابند ہوگا جو ضمن (ب) کے مطابق

معین کی جانے والی رقم منفی ۲۰ گنا ایسا نقدی لگان جو وہ مالک کو ادا کرتا تھا کے برابر ہوگی۔

مثال:- ۱۵ کنال ایسی اراضی کا مالک جس کی قیمت بمطابق شیڈول I ۷۰ پیسہ فی عام ایکڑ ہو، ب ایک مقبوضہ کاشتکار سے ایک روپیہ فی کنال مع ایسی رقم، جو مالیہ اراضی کے برابر ہو (یعنی ۵۰ پیسے فی کنال) کے حساب سے لگان حاصل کرتا تھا، ب خود کاشتکار سے ½ حصہ لگان حاصل کرتا تھا۔ ب ½ × ۱۵ × ۲۵۰ روپیہ۔
۱٫۵۰ × ۱۵ × ۲۰ = ۱۳۲۵ روپیہ رقم حاصل کرنے کا حقدار ہوگا۔

(۳) جہاں سابقہ مالک یا درمیانہ دار لگان بصورت نقد حاصل کرتا تھا، تو ایسے سابقہ مالک یا درمیانہ دار کو دی جانے والی رقم، ایسے لگان جو کہ وصول کیا جاتا تھا۔ اور مالیہ اراضی یا قابل ادائیگی لگان جیسی کہ صورت کے درمیانی فرق کا ۲۰ گنا ہوگی۔

مثال:- (i) ا جو ۱۰ کنال اراضی کا مالک ہے، کاشتکار سے اپنی تمام اراضی کا لگان بصورت نقد بمقدار ۱۰ روپیہ و مالیہ اراضی حاصل کرتا تھا۔ ا ایسی اراضی پر حقوق کے خاتمہ کے عوض ۱۰ × ۲۰ روپیہ = ۲۰۰ روپیہ حاصل کرے گا۔

(ii) ا جو ۱۶ کنال اراضی کا مالک ہے، ب مقبوضہ مزارعہ سے ایک روپیہ فی کنال و مالیہ اراضی بطور نقدی لگان حاصل کرتا تھا۔ ب خود ۱۰ روپیہ فی کنال کے حساب سے نقدی لگان حاصل کرتا تھا۔ اراضی کا مالیہ اراضی ۱ روپیہ فی کنال ہے۔
ا ۱ × ۱۶ × ۲۰ روپیہ = ۳۲۰ روپیہ کی رقم اور ب ۱۶ × ۸ × ۲۰ روپیہ = ۲٫۵۶۰ روپیہ کی رقم حاصل کرنے کے حقدار ہونگے۔

(۲) اعلیٰ مالک کو اراضی پر سے اس کے حقوق کے خاتمہ کے عوض اراضی مالیہ کا ۲۰ گنا رقم قابل ادائیگی ہوگی اور جہاں ادنیٰ مالک کے حقوق بھی دفعہ ۳ کے تحت ختم ہوئے ہوں تو اس کو ایسی رقم جس کا تعین تحت ضمن (۱) منفی کیا گیا ہو منفی ۲۰ گنا مالیہ اراضی ادا کی جائے۔

۳- ایسے کاشتکار کو جو حد رقبہ سے زائد اراضی کی خود کاشت کرتا ہو، اور جس پر اُس کے حقوق ختم ہو گئے ہوں، کو تحتی ضمن ۱ کے ضمن (۱) میں درج فہرست میں دئے گئے اراضی کی قیمت و ضمن ہٰذا کے تحت سابقہ مالک اور سابقہ درمیانہ دار اگر کوئی ہو، کو قابل ادائیگی رقم کے درمیان فرق ادا کی جائے۔

(۳) درختان کے لئے قابل ادائیگی رقم کا تعین مندرجہ ذیل طریقہ سے کیا جائے یعنی کہ۔

(ا) نجی ملکیت کے جنگلات میں کھڑے درختان کے لئے دی جانے والی رقم معیاری نرخ کا نصف ہوگا۔ جیسا کہ محکمہ جنگلات منظور کرے۔ اس شرط کے تابع کہ ایک درخت کے لئے زیادہ سے زیادہ ایک سو روپیہ ہو۔ جس کا تعین کلکٹر ضلع کے محکمہ جنگلات کے اعلےٰ ترین آفیسر کے ساتھ صلاح مشورہ کرنے اور سابقہ مالک کو سننے کے بعد کرے۔

(ب) دیگر درختان کے لئے رقم بازاری نرخ کی نصف ہوگی اس شرط کے تابع کہ ایک درخت کے لئے زیادہ غایت درجہ ایک سو روپیہ ہو۔ جس کا تعین کلکٹر سابقہ مالک یا درمیانہ دار اور کاشتکار کو موقعہ سماعت دیکر اور ضلع کے باغبانی اور یا محکمہ جنگلات کے اعلےٰ ترین آفیسر۔ جیسا کہ درخت میوہ دار ہو یا نہ۔ کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد کرے

۴- خالصہ سرکار:- جدول II میں درج اراضی و اُس پر کھڑے درختان پر حقوق کے خاتمہ کے عوض، ایسی رقم کا ½ حصہ جیسی کہ ضمن ۲ اور ۳ کے تحت قابل ادائیگی ہوگی۔

۱- شرط یہ ہے کہ ایسی اراضی کے لئے جہاں ایک اُکھڑے ہوئے شخص کو سرکاری حکم ۲۵۴ سال ۱۹۶۵ کے تحت حقوق مالکانہ ہوئے ہوں تو رقم کا تعین ضمن ۲ اور ۳

کے مطابق کیا جائے گا۔

۵۔ اراضی پر رہائشی مکان یا تعمیر:- جہاں کسی اراضی پر تعمیر یا دفعہ ۷ میں درج کوئی رہائشی مکان موجود ہو، تو اس کا مالک اراضی کے لئے قابل ادائیگی رقم کے علاوہ، ریاستی سرکار سے ایسے تعمیر یا مکان جیسی کہ صورت ہو، کی بازاری قیمت کا ۲۰ فیصد کے برابر رقم حاصل کرنے کا حقدار ہوگا۔ ایسی رقم کا تعین کلکٹر متعلقہ سڑکوں و تعمیرات کے محکمہ کے ایگزیکٹو انجینئر سے صلح مشورہ کرکے کرے گا۔

شرط یہ ہے کہ جہاں صرف تعمیر کھڑا ہو، اس کا مالک، ایسی ادائیگی کے عوض اور کلکٹر کی اجازت دے کر، کلکٹر کے مقرر کردہ وقت کے اندر ایسی اراضی سے ایسے تعمیر کو ہٹائے، اور ایسا کرتے وقت وہ تمام ضروری آسائیشوں کا استعمال کرنے کا حقدار ہوگا۔

۶۔ نجی معاہدے:- جہاں ایک مالک، متوقع مالک کے ساتھ ایسا معاہدہ کرے جو تحت جموں کشمیر رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۷۷ صحیح طور تصدیق ہوا ہو۔ اور جس کے تحت موخرالذکر نے اور مالک رہائشی مکان مندرجہ دفعہ ۶ کے نسبت قابل ادائیگی رقم کی رسیدگی کو تسلیم کرے، تو ایسے معاہدے کو پورا اثر دیا جائے۔ اور ایسا دستاویز حکومت کو ایسے مالک کو ادائیگی کرنے اور متوقع مالک کو ایسے رہائشی مکان کے لئے لیوی ادا کرنے کی ذمہ داری سے سبکدوش کرے گا۔

۷۔ راہن و مرتہن کے درمیان رقم کی حصہ بانٹی:- (۱) جہاں الاراضی جو سرکار کو عود ہوئی ہو اور جس کے لئے رقم قابل ادائیگی ہے۔ زیر رہن بلا قبضہ ہو تو ایسے رقم جس کا تعین ضمن ۲ اور ۳ کے احکامات کے مطابق کیا گیا ہو، کی راہن و مرتہن کے درمیان حصہ بانٹی کے لئے مندرجہ ذیل اصول لاگو ہوگا۔

(الف) جہاں کلکٹر کو معلوم ہو جائے کہ مرتہن کو واپس کی گئی کل رقم رہن کی رقم کے برابر یا اس سے ڈیڑھ گنا سے یا اراضی کے لئے قابل ادائیگی رقم سے زیادہ ہے۔ جو کوئی بھی کم ہو تو وہ حکم دے گا کہ رہن فک ہو چکا ہے اور مندرجہ بالا احکامات کے مطابق تعین کی گئی رقم راہن کو ادا کرے۔

(ب) جہاں کلکٹر کو معلوم ہو جائے کہ مرتہن کو واپس کی گئی کل رقم، رہن کی رقم کے ڈیڑھ گنا یا اراضی کے لئے قابل ادائیگی رقم جو کوئی بھی کم ہو، سے کم ہے، تو وہ ہدایت کرے گا کہ ایسی رقم میں سے مرتہن کو ایسی ادائیگی کی جائے جو کل میزان کو رہن کے رقم کے ڈیڑھ گنا کے برابر یا اراضی کے لئے قابل ادائیگی رقم کے برابر جو بھی کم ہو، کرنے کے لئے ضروری ہو۔

(۲) اگر راہن و مرتہن ایک ایسا معاہدہ کریں جو تحت جموں و کشمیر رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۷۷ تصدیق شدہ ہو اور جس کے تحت مرتہن رہن کے تحت اس کو قابل ادا رقم کی وصولی کو تسلیم کرے تو ایسے معاہدہ کو موثر بنایا جائے گا۔ اور ایسا معاہدہ راہن کو ایسی تمام رقم حاصل کرنے کا حقدار کرے گا۔ جو اس کو اس صورت میں ملنے والی تھی۔ اگر اراضی تحت رہن نہ ہوتی۔

۸۔ رقم کی ادائیگی:۔ تحتی ضمن (۲) کے احکامات کے تابع کسی شخص کو اراضی مع درختان اور تعمیرات اور دفعہ ۶ میں درج رہائشی مکان، جس سے کہ کاشتکاری رقبہ (جسکو ریونیو میں کھاتہ کہا جاتا ہے) بنا ہوا ہو۔ چاہے وہ ایک کاشتکار کے زیر قبضہ ہو یا متعدد کاشتکاروں کے مشترکہ قبضہ میں ہو، کے عوض قابل ادائیگی رقم حکومت پوری اور یکمشت ادا کرے۔

(۲) جنگل میں واقع درختان کی رقم والیسے اراضی و درختان کی رقم جو کاشتکار یا ملکیتی کاشتکار نے حد قبضہ سے زائد قبضہ میں رکھی ہو، ایسے سالانہ برابر

قسطوں میں ادا کی جائے، جنکی تعداد ۳۰ سے تجاوز نہ کرے۔

شرط یہ ہے کہ کوئی قسط پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں درختان کے لئے قابل ادائیگی کل رقم پانچ ہزار روپیہ یا اس سے کم ہو، تو ایسی رقم ایک ہی قسط میں ادا کی جائے۔

یہ بھی شرط ہے۔ کہ مشیر مال یا اس مقصد کے لئے اس کا نامزدہ آفیسر درختان کو قومی توسیع سروس بلاک (National Extension Service Block) میں جہاں کہ جنگل واقع ہو، سابقہ مالک کے جائز ذاتی یا گھریلو استعمال کے لئے گرائے اٹھانے کی اجازت دے۔

(حصہ ب)

معاوضہ

(۱) ایکٹ ہذا کے تحت اراضی کے لئے قابل ادا معاوضہ کا تعین کلکٹر کریگا اور یہ یکم مئی ۱۹۷۳ء یا ایکٹ ہذا کے لاگو ہونے کی تاریخ کے وقت جو بھی کم ہو اس کی بازاری قیمت ہوگی۔

(۲) کلکٹر ضمن (۱) میں مندرج اراضی کی پیمائش کرائے گا، اور اس کا ایک نقشہ مرتب کروائے گا۔ اس کے بعد وہ اراضی پر یا نزدیک ہی جگہ پر عام اطلاعنامہ جاری کروائے گا اور تمام اشخاص مع ایسے مرتہن اگر کوئی ہو، جو معاوضہ حاصل کرنے کا حقدار ہو، کو اصالتاً یا مختار کے ذریعہ اس کے سامنے

مقررہ جگہ و وقت پر پیش ہونے کے لئے کہے گا۔ تاکہ وہ اراضی پر اپنے متعلقہ مفادات کی نوعیت اور ایسے مفادات کے لئے معاوضہ کی رقم و اپنے دعوی کے امورات پیش کریں۔ ایسا اطلاعنامہ اُن تمام اشخاص کو بھیجا جاوے۔ جن کو ایسی اراضی میں مفادات ہوں۔

۳۔ ایسی مقررہ تاریخ کو یا ایسی تاریخ کے روز جس روز کے لئے تحقیقات ملتوی کئے گئے ہوں، کلکٹر اُن عذرات اگر کوئی ہوں کی تحقیق کرے اور ایسے تمام متعلقہ اشخاص کو سماعت کا موقعہ فراہم کرنے کے بعد اور کسی ایسے شخص کا بیان سُننے کے بعد کہ جس کا بیان اُس کے نزدیک اہم ہو، ایسے معاوضہ کی رقم کا تعین کرے جو اُس کی رائے میں ایسی اراضی کے لئے ادا کیا جائے، جس پر حقوق، حقیت اور مفادات ختم ہو گئے ہوں اور جو سرکار کو عطا ہوئی ہو۔

۴۔ (ا)۔ اگر ایسا تعین شدہ معاوضہ ۲۵ ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہو، تو کلکٹر ایسا حکم جاری کرے جس سے ـــــ

(i) اراضی کا رقبہ۔

(ii) اراضی کے لئے قابل ادا معاوضہ۔

(iii) ایسے معاوضہ کی اسکے حقدار تمام اشخاص کے درمیان حصہ بٹائی اور

(iv) حکم کے وجوہات مع ایسے وجوہات کے کہ معاوضہ کیوں بازاری قیمت کے مطابق قابل ادائیگی ہے، ظاہر ہو جائے۔

(ب) (i) اگر ایسا تعین شدہ معاوضہ ۲۵ ہزار روپیہ سے زیادہ ہو، تو کلکٹر معاملہ کمشنر کو مع ایسی رپورٹ کے جس میں تمام امورات و وجوہات جن کا تذکرہ ضمن (ا) میں ہے، ہو۔ گذارش کرے۔

(ii) اگر کمشنر یہ دیکھے کہ معاوضہ کی رقم ۵۰ ہزار روپیہ سے زیادہ نہیں، تو وہ ویسے ہی حکم اجرا کرے، جس میں اسکے وجوہات درج ہوں۔

(ج) (i) اگر معاوضہ ۵۰ ہزار سے زائد قابل ادا ہو تو کمشنر معاملہ مشیر مال کو گذارش کرے۔

(ii) مشیر مال ضمن (i) کے تحت اس کو گذارش کئے گئے معاملہ پر اس کے وجوہات درج کر کے حکم اجرا کرے۔

(د) ضمن (ا)، ضمن ب (ii)، ضمن ج (ii) کے تحت کوئی بھی حکم اجرا کرنے سے قبل کلکٹر، کمشنر اور مشیر مال متعلقہ اشخاص کو سماعت کا موقعہ میسر کرینگے۔

(ه)- (i) معاوضہ ایسے برابر سالانہ اقساط میں قابل ادا ہوگا، جو ۲۰ سے زائد نہ ہوں اور جیسے کہ حکومت توثیقائی کرے۔

(ii) معاوضہ کی پہلی قسط ایسی اراضی کا قبضہ جسکی نسبت معاوضہ دیا جاتا ہو۔ کا قبضہ الاٹی کو ایکٹ ہذا کے تحت منتقل کرنے کی تاریخ کے ۶ ماہ اندر دیا جائے گا۔

حصہ ج

۱- (ا) ایسے متوقع مالک سے جو خریف ۱۹۷۱ء میں اراضی کا کاشتکار تھا، اراضی، اور اس پر کھڑے درختان، تعمیر الارہائشی مکان کیلئے قابل وصولی، لیوی؛ حصہ (ا) کے احکامات کے مطابق متعین شدہ اراضی، درختان

رہائشی مکان اور تعمیرات کے لئے قابل ادائیگی و اس کی ۰ افیصد زیادہ رقم ہوگی۔

(ب) ایسی اراضی کی الاٹیوں جو سرکار کو جموں و کشمیر خاتمہ چکلداری ایکٹ ۱۹۵۰ کے احکامات کے تحت سرکار کو عطا ہوئی تھی اور جو اُس قانون کے دفعہ ۶ کی تحتی دفعہ (۲) کے تحت عارضی طور زیر قبضہ تھی، کی لیوی، ضمن (۲) کی تحتی ضمن (۱) کے (۱) میں مقرر کی گئی اُس اراضی کی قیمت و درختان۔ تعمیرات اور رہائشی مکان کی حصہ الف کے احکامات کے مطابق متعین شدہ رقم و دونوں کی ۱۰ فیصد زیادہ رقم ا ہوگی۔

۲۔ ایسے اراضی جو دفعہ ۵ کے تحت زائد ہو اور جو یکم ستمبر ۱۹۷۱ء کو اس کے مالک کے خود کاشت میں حد رقبہ سے زائد تھا اور جو بعد میں زیر قانون ہٰذا الاٹ ہو چکا ہو، کی لیوی ایسے رقبہ کی حصہ ب کے احکامات کے مطابق معین شدہ قیمت ہوگی۔

۳۔ ضمن (۱) میں درج لیوی کی رقم متوقع مالک، یا جہاں ایک سے زائد متوقع مالک، ایک ہی کھاتہ یعنی رقبہ کرٹ (کھاتہ) پر قابض ہوں، تمام ایسے متوقع مالک یکمشت یا قسطوں میں ادا کریں۔

شرط یہ ہے کہ جہاں ادائیگی قسطوں میں کی جائے، سرکار ایسے لیوی کے قسطوں کو اس طرح invest کرے، جیسے کہ وہ مناسب سمجھے اور اُس پر حاصل ہونے والے سود کو اُس میں سے انتظامی اخراجات منفی کر کے اس کے متوقع مالک کو دے۔

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں ادائیگی قسطوں میں کی جائے تو سابقہ مالک

یا سابقہ درمیانہ دار کو ادائیگی اُس وقت کی جائے، جب اُس کو قابل ادا رقم پوری کی پوری ایسا متوقع مالک یا متوقع مالکان جیسی کہ صورت ہو، اپنے حساب میں جمع کریں۔

۴۔ ضمن (۲) میں درج لیوی کی رقم ایسے سالانہ قسطوں میں قابل وصولی ہوگی، جو ۲۰ سے زائد نہ ہوں۔

۵۔ کسی شخص کی طرف سے صرف لیوی کی ادائیگی سے بطور خود اُس شخص کو اراضی پر ملکیتی حقوق حاصل نہیں ہو سکتے ۔
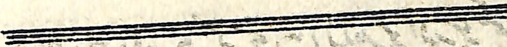
معیاری ایکڑ کو عام کنال و مرلہ میں تبدیل کرنے کا چارٹ

درجہ I		درجہ II		درجہ III		درجہ IV		درجہ V		درجہ VI	
۱—۴۰		۱—۰۰		۰—۸۵		۰—۷۰		۰—۵۵		۰—۱۰	
کنال	مرلہ	کنال	مرلہ	کنال	مرلہ	کنال	مرلہ	کنال	مرلہ	کنال	مرلہ
	۱۷	۲	-	۳	۱۴	۵	۱۳½	۷	۵½	۳۰	-

تخمیناً ½ معیاری ایکڑ برابر ہے ۔ رر ۲ ۱۷

۱۲½ رر معیاری رر ایکڑ رر برابر رر ہے رر ۲ ۱۵

زمین کی قسم مع شرح چکلہ	رقبہ در معیاری ایکڑ	کل رقبہ معیاری ایکڑ میں
(۲ ک)	(۲ گ)	(۲ م)

معیاری طریقہ میں رقبہ	کل رقبہ معیاری طریقہ میں	کل رقبہ معیاری طریقہ پر جو بازیافت کیا جاسکتا ہے
(۴ ر)	(۴ ک)	(۴ گ)

ے گا۔ اور اس خالی جگہ کو افسر بالا مجاز سماعت درخواست پُر کرے گا۔